اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

کِتاب پڑھنے کی دُعا

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

دینی کتاب یا اِسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزّوجلّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ
عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

ترجمہ: اے اللہ عزّوجلّ! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما! اے عظمت اور بزرگی والے!
(اَلْمُستطرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)

نوٹ: اوّل آخر ایک ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے۔

طالبِ غمِ
مدینہ
وبقیع
ومغفرت

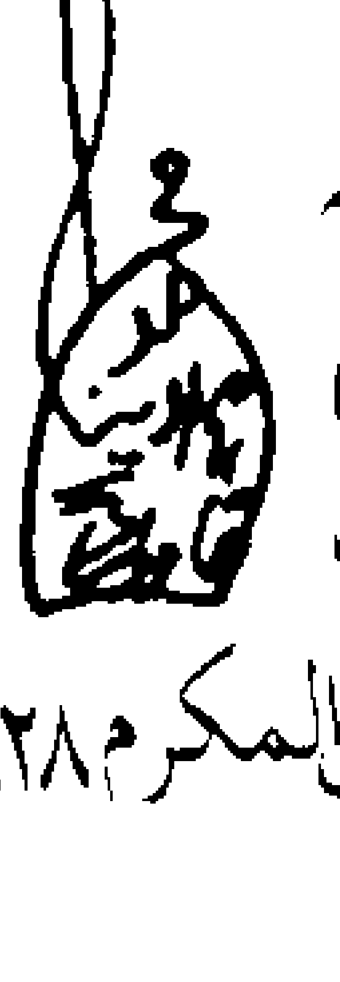

۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

Marfat.com

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ
کی تالیفات سے ماخوذ مختلف سنّتوں اور آداب کے بیان پر مشتمل کتاب

17

سنّتیں اور آداب

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلٰی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

84404

نام کتاب : سنّتیں اور آداب

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

سن طباعت : صفر المظفر ۱۴۲۸ھ، فروری 2007ء

سن طباعتِ جدید : شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ، اگست 2007ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹی گھٹی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"سنّتیں اور آداب" کے 12 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "12 نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ ٥ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوّذ و ﴿۴﴾ تَسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الوَسع اِس کا باوُضو مُطالَعہ کروں گا ﴿۷﴾ قرآنی آیات اور ﴿۸﴾ اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۹﴾ جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں "سرکار" کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۱﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدينة العلمية

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "**المدينة العلمية**" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

"**المدينة العلمية**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدّدِ دین و مِلّت، حامی

Marfat.com

سنّت، ماحیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔
تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "المدینۃ العلمیۃ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

Marfat.com

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب العلم، الحدیث ۲۶۸۷، ج۴، ص۳۰۹، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

ایسے نازک حالات میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی ہے، نیز عامِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص وعام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت کے بادل منڈلا رہے ہیں، لادینیت و بدمذہبیت کا سیلاب تباہیاں مچا رہا ہے، گلشنِ اسلام پر خزاں کے بادل منڈلا رہے ہیں، ہمیں اپنی زندگی سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحرو بر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِاَۃِ شَہِیْدٍ یعنی فسادِ امت کے وقت جو شخص میری سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا۔''

(کتاب الزہد الکبیر للامام البیہقی، الحدیث ۲۰۷، ج۱، ص۱۱۸، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت)

Marfat.com

زیرِ نظر کتاب "سنتیں اور آداب" میں تقریباً 23 عنوانات کے تحت سنتیں اور آداب بیان کیے گئے ہیں تاکہ مختصر مطالعے کے بعد بھی قدرِ کفایت معلومات حاصل ہو سکیں۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تالیف **فیضانِ سنت و دیگر تالیفات** سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ حتی المقدور روایات کے حوالہ جات بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ سنتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا بے حد مفید ہے۔

اس کتاب کو شعبہ اصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) کے مدنی اسلامی بھائیوں نے مرتب کیا ہے۔ اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظرِ کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں "اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش" کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب	10
2	مصافحہ اور معانقہ کی سنتیں اور آداب	22
3	بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب	30
4	گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب	34
5	سفر کی سنتیں اور آداب	42
6	سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب	56
7	چھینکنے کی سنتیں اور آداب	59
8	ناخن، حجامت، موئے بغل وغیرہ کی سنتیں اور آداب	63
9	زُلفیں رکھنے کی سنّتیں اور آداب	69
10	تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب	72
11	زینت کی سنتیں اور آداب	78
12	خوشبو لگانا سنت ہے	82
13	کھانے کی سنتیں اور آداب	89
14	پانی پینے کی سنتیں اور آداب	95
15	چلنے کی سنتیں اور آداب	97
16	بیٹھنے کی سنتیں اور آداب	99
17	لباس پہننے کی سنتیں اور آداب	102

Marfat.com

18	جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب	104
19	سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب	106
20	مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب	108
21	عمامہ کے فضائل	111
22	قرض دینے کے فضائل	114
23	مریض کی عیادت کرنے کا ثواب	118
24	ماخذ و مراجع	121
25	المدینۃ العلمیۃ کی کتب	123
26	یادداشت کا صفحہ	125

غم خواری کا ثواب

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی مُصیبت میں تعزیت کرتا (یعنی تسلی دیتا) ہے اللہ عزوجل بروزِ قیامت اُسے عزت کا لباس پہنائے گا۔

(الترغیب والترھیب، ج ٤، ص ٣٤٤)

Marfat.com

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

سلام کرنا ہمارے پیارے آقا، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۸)، بدقسمتی سے آج کل یہ سنت بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ اسلامی بھائی جب آپس میں ملتے ہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے ابتدا کرنے کے بجائے "آداب عرض" کیا حال ہے؟ "مزاج شریف" "صبح بخیر"، "شام بخیر" وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے ابتداء کرتے ہیں، یہ خلافِ سنت ہے۔ رخصت ہوتے وقت بھی "خدا حافظ" "گڈبائی" "ٹاٹا" وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کرنا چاہئے۔ ہاں رخصت ہوتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ سلام کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ج ۲۲، ۴۰۹)

(۲) سلام کرنے والے کو اس سے بہتر جواب دینا چاہئے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

Marfat.com

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ (پ۵،النسآ:۸٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔

(۳) سلام کے جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں:

''وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ یعنی اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ جدید، ج۲۲،۴۰۹)

(۴) سلام کرنا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح ، ج٦،ص۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو۔ اور غور سے سنو! کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تو انہوں نے جواب دیا، ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللهِ'' اور انہوں نے ''وَرَحْمَةُ اللهِ'' کے الفاظ زائد کہے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، الحدیث ٦۲۲۷، ج۴،ص۱٦۴)

(۵) عام طور پر معروف یہی ہے کہ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' ہی سلام ہے۔ مگر سلام کے دوسرے بھی بعض صیغے ہیں۔ مثلاً کوئی آکر صرف کہے ''سلام'' تو بھی سلام ہو جاتا ہے اور ''سلام'' کے جواب میں ''سلام'' کہہ دیا، یا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' ہی کہہ دیا، یا صرف ''وَعَلَیْکُمْ'' کہہ دیا تو بھی جواب ہو گیا۔'' (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱٦،ص۹۳)

Marfat.com

(۶) سلام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی افشاء السلام، الحدیث ۵۱۹۳، ج ۴، ص ۴۴۸)

(۷) ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہئے خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا، اسلام کی کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ (مسکینوں کو) اور سلام کہو ہر شخص کو خواہ تم اس کو جانتے ہو یا نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ، الحدیث ۶۲۳۶، ج ۴، ص ۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو جب بس میں سوار ہوں، کسی اسپتال میں جانا پڑ جائے، کسی ہوٹل میں داخل ہوں جہاں لوگ فارغ بیٹھے ہوں، جہاں جہاں مسلمان اکٹھے ہوں، سلام کر دیا کریں۔ یہ دو الفاظ زبان پر بہت ہی ہلکے ہیں، مگر ان کے فوائد و ثمرات بہت ہی زیادہ ہیں۔

(۸) بعض صحابہ علیہم الرضوان صرف سلام کی غرض سے بازار میں جایا کرتے تھے۔ حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو ساتھ لے کر بازار کی طرف چل پڑتے۔ راوی کہتے ہیں جب ہم چل پڑتے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس ردی فروش، دکاندار یا مسکین کے پاس سے گزرتے تو اس کو سلام کہتے۔ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ایک دن میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے بازار چلنے کو کہا۔ میں نے عرض کیا، بازار جا کر کیا کریں گے؟ وہاں آپ نہ تو خریداری کے لئے رُکتے ہیں، نہ سامان کے متعلق پوچھتے ہیں، نہ بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی مجلس میں بیٹھتے ہیں، میری تو گزارش یہ ہے کہ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں۔ ہم باتیں کریں گے۔ فرمایا: ''اے بڑے پیٹ والے! (سیدنا طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیٹ بڑا تھا) ہم صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں۔ ہم جس سے ملتے ہیں اس کو سلام کہتے ہیں۔''

(ریاض الصالحین، کتاب السلام، باب فضل السلام والامر بافشاءہ، الحدیث ۸۵۰، ص ۲۴۹)

(۹) بات چیت شروع کرنے سے پہلے ہی سلام کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ''اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ یعنی سلام بات چیت سے پہلے ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان... الخ، باب ما جاء فی السلام... الخ، ج ۴، ص ۳۲۱)

(۱۰) چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے زیادہ کو اور سوار پیدل کو سلام کرنے میں پہل کریں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو، اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر، الحدیث ۲۱۶۰، ص ۱۱۹۱)

Marfat.com

(۱۱) پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔

(الفتاوی الہندیۃ، کتاب الکراہیۃ، باب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص۳۲۵)

(۱۲) جب کوئی کسی کا سلام لائے تو اس طرح جواب دیں "عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام" یعنی تجھ پر بھی اور اس پر بھی سلام ہو۔" حضرت غالب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی نے بتایا کہ میرے والدِ ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے پاس بھیجا اور فرمایا، آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو میرا سلام عرض کر۔ اس نے کہا، میں آپ (حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوگیا اور میں نے عرض کی، سرکار! صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم میرے والد صاحب آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو سلام عرض کرتے ہیں۔ حضور سید دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَام یعنی تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام ہو۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یقول فلان یقرئک السلام، الحدیث ۵۲۳۱، ج۴، ص۴۵۸)

(۱۳) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عزوجل کا مقرب ہے۔ حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں اللہ تعالٰی کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو انہیں پہلے سلام کرے۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من بدء بالسلام، الحدیث ۵۱۹۷، ج۴، ص۴۴۹)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم! دوآدمی آپس میں ملیں تو کون پہلے سلام کرے؟ فرمایا: "جو ان میں اللہ تعالٰی کے زیادہ قریب ہو۔"

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب فضل الذی یبدء بالسلام، الحدیث ۲۷۰۳، ج۴، ص۳۱۸)

Marfat.com

(۱۴) سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ''پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بری ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، الحدیث ۸۷۸۶، ج ۶، ص ۴۳۳)

(۱۵) جب گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کیا کریں اس سے گھر میں برکت ہوتی ہے۔ اور اگر خالی گھر میں داخل ہوں تو '' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ'' کہیں یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ پر سلام ہو''۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہر مومن کے گھر میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روح مبارک تشریف فرما رہتی ہے۔

(شرح شفاء، الباب الرابع، ج ۲، ص ۱۱۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: '' اے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہوتو سلام کہو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا باعث ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، الحدیث ۲۷۰۷، ج ۴، ص ۳۲۰)

گھر میں جب داخل ہوں اس وقت بھی سلام کریں اور جب رخصت ہونے لگیں، اس وقت بھی سلام کریں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم گھر میں داخل ہو اپنے گھر کے لوگوں کو سلام کہو۔ جب اپنے گھر والوں سے نکلو تو سلام کے ساتھ رخصت ہو۔''

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الادب، باب السلام، الفصل الثانی، الحدیث ۴۶۵۱، ج ۲، ص ۱۶۵)

Marfat.com

(۱۶) آج کل اگر کوئی کسی محفل، اجتماع یا مجلس وغیرہ میں آکر سلام کر بھی دیتا ہے تو جاتے ہوئے "میں چلتا ہوں" "خدا حافظ"، "اچھا" "بائی بائی" وغیرہ کلمات کہتا ہے لہذا مجلس کے اختتام پر ان سب الفاظ کے بجائے سلام کیا کریں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: "جس وقت تم میں سے کوئی کسی مجلس کی طرف پہنچے، سلام کہے۔ اگر ضرورت محسوس کرے، وہاں بیٹھ جائے۔ پھر جب کھڑا ہو سلام کہے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم عند القیام وعند القعود، الحدیث ۲۷۱۵، ج ۴، ص ۳۲۴)

(۱۷) اگر کچھ لوگ جمع ہیں ایک نے آکر اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔ اگر ایک نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک کا نام لے کر سلام کیا یا کسی کو مخاطب کر کے سلام کیا تو اب اسی کو جواب دینا ہوگا۔ دوسرے کا جواب کافی نہ ہوگا۔

(ماخوذ از بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۸۹)

حضرت مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے "جب کوئی شخص گزرتے ہوئے سلام کہہ دے اور بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص جواب دے دے تو سب لوگوں کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی ردّ واحد عن الجماعۃ، الحدیث ۵۲۱۰، ج ۴، ص ۴۵۲)

(۱۸) اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے دس نیکیاں، اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہنے سے بیس نیکیاں جبکہ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ کہنے سے

Marfat.com

تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، دس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر دوسرا حاضر ہوا اس نے عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ "۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو جواب دیا، وہ بھی بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر ایک اور آدمی حاضر خدمت ہوا، اس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو جواب دیا اور فرمایا، تیس نیکیاں ہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ما فی فضل السلام، الحدیث ۲۶۹۸، ج ۴، ص ۳۱۵)

(۱۹) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ کہنے سے چالیس

نیکیاں ملتی ہیں۔ چنانچہ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "چالیس نیکیاں ہیں اور فرمایا: "اسی طرح ثواب زیادہ ہوتا ہے۔"

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب کیف السلام، الحدیث ۵۱۹۶، ج ۴، ص ۴۴۹)

(۲۰) جو سو رہے ہوں ان کو سلام نہ کیا جائے بلکہ صرف جاگنے والوں کو سلام

کریں چنانچہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رات کو تشریف لاتے تو سلام کہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سونے والوں کو نہ جگاتے اور جو جاگ رہے ہوتے ان کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سلام ارشاد فرماتے۔ پس ایک

Marfat.com

دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور اسی طرح سلام فرمایا جس طرح فرمایا کرتے تھے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ، الحدیث ۲۰۵۵، ص ۱۱۳۶)

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا!

حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا!

(ذوق نعت)

(۲۱) زبان سے سلام کرنے کے بجائے صرف انگلیوں یا ہتھیلی کے اشارے سے سلام نہ کیا جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: '' ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں، یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ بنو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام، الحدیث ۲۷۰۴، ج ۴، ص ۳۱۹)

اگر کسی نے زبان سے سلام کے الفاظ کہے اور ساتھ ہی ہاتھ بھی اٹھا دیا تو پھر مضایقہ نہیں۔'' (احکام شریعت، ص ۶۰)

(۲۲) سلام اتنی اونچی آواز سے کریں کہ جس کو کیا ہو وہ سن لے۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۲۳) سلام کا فوراً جواب دینا واجب ہے۔ اگر بلا عذر تاخیر کی تو گنہ گار ہوگا اور صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا، توبہ بھی کرنا ہوگی۔ (ردالمحتار مع درمختار، ج ۹، ص ۶۸۳)

Marfat.com

(۲۴) جواب اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے۔

(بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

(۲۵) غیر مسلم کو سلام نہ کریں وہ اگر سلام کرے تو اس کا جواب واجب نہیں، جواب میں فقط "وَعَلَیْکُمْ" کہہ دیں۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۲۶) سلام کرتے وقت حدِ رکوع تک (اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں) جھک جانا حرام ہے اگر اس سے کم جھکے تو مکروہ۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

بدقسمتی سے آج کل عام طور پر سلام کرتے وقت لوگ جھک جاتے ہیں۔ البتہ کسی بزرگ کے ہاتھ چومنے میں حرج نہیں بلکہ ثواب ہے اور یہ بغیر جھکے ممکن نہیں یہاں ضرورت ہے۔ جبکہ سلام کے وقت جھکنے کی حاجت نہیں۔

(۲۷) بڑھیا کا جواب آواز سے دیں اور جوان عورت کے سلام کا جواب اتنا آہستہ دیں کہ وہ نہ سنے۔ البتہ اتنی آواز لازمی ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے۔

(بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۲۸) جب دو اسلامی بھائی ملاقات کریں تو سلام کریں اور اگر دونوں کے بیچ میں کوئی ستون، کوئی درخت یا دیوار وغیرہ درمیان میں حائل ہو جائے پھر جیسے ہی ملیں دوبارہ سلام کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔"

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل.....الخ، الحدیث ۵۲۰۰، ج ۴، ص ۴۵۰)

Marfat.com

(۲۹) خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو "السلام علیکم" لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

(۳۰) اگر کسی نے آپ کو کہا: "فلاں کو میرا سلام کہنا" تو آپ خود اسی وقت جواب نہ دے دیں۔ آپ کا جواب دینا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ جس کے بارے میں کہا ہے اس سے کہیں کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

(۳۱) اگر کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

اگر سلام لانے والا اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو یوں کہیں: عَلَیْکَ وَ عَلَیْہِ السَّلَام

اگر دونوں عورتیں ہوں تو کہیں عَلَیْکِ وَ عَلَیْھَا السَّلَام

اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو عَلَیْکَ وَ عَلَیْھَا السَّلَام

اگر پہنچانے والی عورت ہو اور بھیجنے والا مرد ہو عَلَیْکِ وَ عَلَیْہِ السَّلَام۔

(ان سب کا ترجمہ یہی ہے "تجھ پر بھی سلام ہو اور اس پر بھی")

(۳۲) جب آپ مسجد میں داخل ہوں اور اسلامی بھائی تلاوتِ قرآن، ذکر و درود میں مشغول ہوں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوں ان کو سلام نہ کریں۔ یہ سلام کا موقع نہیں نہ ان پر جواب واجب ہے۔ (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الکراہیۃ، باب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۵)

امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 399 پر لکھتے ہیں: ذاکر پر سلام کرنا مطلقاً منع ہے اور اگر کوئی

Marfat.com

کرے تو ذاکر کو اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ ہاں اگر کسی کے سلام یا جائز کلام کا جواب نہ دینا اس کی دل شکنی کا موجب (یعنی سبب) ہو تو جواب دے کہ مسلمان کی دلداری وظیفہ میں بات نہ کرنے سے اہم واعظم ہے۔

(۳۳) کوئی اسلامی بھائی درس وتدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے ان کو سلام نہ کریں۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

(۳۴) اجتماع میں بیان ہو رہا ہو، اسلامی بھائی سن رہے ہیں آنے والا سلام نہ کرے۔

(۳۵) جو پیشاب، پاخانہ کر رہا ہے، یا پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلا لئے جائے پیشاب سکھانے کے لئے ٹہل رہا ہے، غسل خانے میں برہنہ نہا رہا ہے، گانا گا رہا ہے، کبوتر اڑا رہا ہے یا کھانا کھا رہا ہے ان سب کو سلام نہ کریں۔

(بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

(۳۶) جن صورتوں میں سلام کرنا منع ہے اگر کسی نے کر بھی دیا تو ان پر جواب واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

(۳۷) کھانا کھانے والے کو سلام کر دیا تو منہ میں اس وقت لقمہ نہیں تو جواب دے دے۔

(۳۸) سائل (بھکاری) کے سلام کا جواب واجب نہیں (جبکہ بھیک مانگنے کی غرض سے آیا ہو)۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں سلام کی برکتوں سے مالا مال فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

مصافحہ اور معانقہ کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقتِ ملاقات مصافحہ کرنا سنّتِ صحابہ علیہم الرضوان بلکہ سنّتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۶،ص۳۵۵) حضرت ابوالخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: کہ مصافحہ (ہاتھ ملانا) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مروج تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''ہاں۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب المصافحہ، الحدیث ۶۲۶۳،ج۴،ص۱۷۷)

(۱) آپس میں ہاتھ ملانے سے کینہ ختم ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے سے محبت بڑھتی اور عداوت دور ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو، اس سے کینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور دشمنی جاتی رہے گی۔'' (مشکوۃ المصابیح، کتاب الادب، باب ماجاء فی المصافحہ، الحدیث ۴۶۹۳،ج۲،ص۱۷۱)

(۲) ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے والوں کے لئے دعا کی قبولیت اور ہاتھ جدا ہونے سے قبل ہی مغفرت کی بشارت ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب دو مسلمانوں

Marfat.com

نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافحہ کیا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کر دے (یعنی قبول فرمالے) اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الٰہی عزوجل کے ان کا کوئی مقصد نہیں تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ! تمہاری مغفرت ہو گئی، تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث ۱۲۴۵۴، ج ۴، ص ۲۸۶)

(۳) اسلامی بھائیوں کے آپس میں مصافحہ کرنے کی برکت سے دونوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں ۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور "ہاتھ پکڑے" (یعنی مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے۔ اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعانقۃ، الحدیث ۸۹۵۰، ج ۶، ص ۴۷۳)

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعانقۃ، الحدیث ۸۹۴۴، ج ۶، ص ۴۷۱)

(۴) سب سے پہلے یمنی اسلامی بھائیوں نے سرکارِ پُروقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مصافحہ کرنے (ہاتھ ملانے) کا شرف حاصل کیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہلِ یمن مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں

Marfat.com

حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں اور وہ پہلے آدمی ہیں، جنہوں نے آکر مصافحہ کیا۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحہ، الحدیث ۵۲۱۳، ج۴، ص۴۵۳)

(۵) سلام کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرنے سے سلام کی تکمیل ہوتی ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ اور پوری تحیت (سلام کرنا) یہ ہے کہ مصافحہ بھی کیا جائے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الاستیذان والادب، باب ماجآء فی المصافحہ، الحدیث ۲۷۴۰، ج۴، ص۳۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا حسن اخلاق میں سے ہے، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، "لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کرسکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کرسکتی ہیں۔"

(شعب الایمان، باب حسن الخلق فصل فی طلاقۃ الوجہ، الحدیث ۸۰۵۴، ج۶، ص۲۵۳)

(۶) خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۶، ص۳۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ آئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے گھر میں تھے، زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اٹھ کر کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور ان کو بوسہ دیا۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی المعانقۃ والقبلۃ، الحدیث ۲۷۴۱، ج۴، ص۳۳۵)

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب

Marfat.com

فرمایا، جب وہ حاضر ہوئے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرطِ شفقت سے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگا لیا۔ چنانچہ حضرت ایوب بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، جس وقت تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ملتے تھے کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمہارے ساتھ مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہیں ملا مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے ساتھ مصافحہ کرتے (یعنی میں نے جب بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مصافحہ ضرور فرمایا) ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا۔ میں اپنے گھر موجود نہیں تھا۔ جب میں آیا مجھے خبر دی گئی۔ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تخت پر رونق افروز تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے گلے لگا لیا۔ یہ بہت بہتر ہوا اور بہتر۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المعانقة، الحدیث ۵۲۱۴، ج ۴، ص ۴۵۴)

حضرت سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو ان کو بھی گلے سے لگایا چنانچہ حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملے تو گلے سے لگا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ ما بین العینین، الحدیث ۵۲۲۰، ج ۴، ص ۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

خوش نصیب صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رحمت بھرے ہاتھوں کو چومنے کی سعادت بھی حاصل کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

سے ایک واقعہ مروی ہے جس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔
(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الید، الحدیث ۵۲۲۳، ج۴، ص۴۵۶)

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

صحابہ کرام سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مقدس ہاتھ پاؤں چومتے تھے

حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، یہ بھی اس وقت وفد میں شریک تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنی منزلوں سے مدینہ شریف پہنچے تو جلدی جلدی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دست مبارک اور قدم شریف کو بوسہ دیا۔
(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج۴، ص۴۵۶)

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مشائخ و بزرگان دین رحمہم اللہ کی دست بوسی یقیناً دین و دنیا کی خیر و برکت کا باعث بنتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ایک بزرگ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا، "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کہا، دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور برا میرے آگے رکھ دیا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا، اسے دوزخ میں لے جاؤ! اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا، "ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں خواجہ شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

کے دستِ مبارک کو چوما تھا۔ اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

؎ رحمت حق "بہا"نہ می جوید رحمت حق "بہانہ" می جوید

یعنی اللہ عزوجل کی رحمت بہا یعنی قیمت طلب نہیں کرتی، اللہ عزوجل کی رحمت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

مزید شیخ المشائخ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت سارے گناہگار، بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی دست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔

(اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

(۷) دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۸) جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۷)

(۹) رخصت ہوتے وقت بھی مصافحہ کریں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: ''اس کے مسنون ہونے کی تصریح نظر فقیر سے نہیں گزری مگر اصل مصافحہ کا جواز حدیث سے ثابت ہے تو اس کو بھی جائز ہی سمجھا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۰) فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۱) مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں

Marfat.com

ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۲) مسکرا کر گرم جوشی سے مصافحہ کریں۔ درود شریف پڑھیں اور ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھیں "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ" (یعنی اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)۔

(۱۳) ہر نماز کے بعد لوگ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔
(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۸۲)

(۱۴) گلے ملنے کو معانقہ کہتے ہیں اور یہ بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے ثابت ہے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۵) صرف تہبند باندھ کر یا پاجامہ پہنے ہوں اس وقت معانقہ نہ کریں بلکہ کُرتا پہنا ہوا ہو یا کم از کم چادر لپٹی ہوئی ہونی چاہیے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۶) عیدین میں معانقہ کرنا جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۱۷) عالمِ دین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۹)

(۱۸) مصافحہ کے بعد اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۹)

(۱۹) ہاتھ پاؤں وغیرہ چومنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ محلِ فتنہ نہ ہو، اگر معاذ اللہ شہوت کے لئے کسی اسلامی بھائی سے مصافحہ یا معانقہ کیا، ہاتھ پاؤں چومے یا نعوذ باللہ پیشانی کا بوسہ لیا تو یہ ناجائز ہے۔ (ملخصاً بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۲۰) والدین کے ہاتھ پاؤں بھی چوم سکتے ہیں۔

(۲۱) عالم باعمل اور نیک اسلامی بھائی کی آمد پر تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر وہ عالم یا نیک شخص بذاتِ خود اپنے آپ کو تعظیم کا اہل تصور نہ کرے اور

Marfat.com

یہ تمنا نہ کرے کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہو جایا کریں۔ اور اگر کوئی تعظیماً کھڑا نہ ہو تو ہرگز ہرگز دل میں کدورت (میل) نہ لائیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۷۱۹)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ ہر مسلمان کو سلام کرنے اور ان کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ مصافحہ کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔" آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

روزی کا سبب

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دورِ اقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ)) شاید! "تجھے اس کی برکت سے روزی مل رہی ہے۔"

"سنن الترمذي"، أبواب الزهد، باب في التوكل على الله، الحديث: ٢٣٤٥، ص ١٨٨٧.

و "اشعة اللمعات"، كتاب الرقاق، باب التوكل و الصبر، الفصل الثالث، ج٤، ص ٢٦٢.

Marfat.com

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس زندگی میں ہمیں ہر وقت بات چیت کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ بلکہ ہم لوگ بلا ضرورت بھی ہر وقت بولتے رہتے ہیں حالانکہ یہ بلا ضرورت بولنا بہت بہت ہی نقصان دہ ہے غیر ضروری گفتگو کرنے سے خاموش رہنا افضل ہے۔ لہذا ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بات چیت کے سلسلے میں سنتیں اور آداب اور خاموشی کے فضائل وغیرہ یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کر لیتا چنانچہ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے، ہر سننے والا اس کو یاد کر لیتا تھا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشۃ، الحدیث ۲۶۲۶۹، ج ۱۰، ص ۱۱۵)

(۲) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مؤدبانہ لہجہ رکھئے ان شاء اللہ عزوجل دونوں کے نزدیک آپ معزز رہیں گے۔

(۳) چلا چلا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلفی میں دوست آپس میں

Marfat.com

کرتے ہیں، معیوب ہے۔

(۴) دورانِ گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں کیونکہ تالی، سیٹی بجانا محض کھیل کود، تماشہ اور طریقۂ کفار ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج۹، ص۵۴۹)

(۵) بات چیت کرتے وقت دوسرے کے سامنے بار بار ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔

(۶) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنیں۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کر دیں۔

(۷) کوئی ہکلا کر بات کرتا ہو تو اس کی نقل نہ اُتاریں کہ اس سے اس کی دل آزاری ہوسکتی ہے۔

(۸) بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے۔)

(ماخوذ از مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۴۰۲)

(۹) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔

(۱۰) سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''جب تم کسی دنیا سے بے رغبت شخص کو دیکھو اور اُسے کم گو پاؤ تو اس کے پاس ضرور بیٹھو کیونکہ اس پر حکمت کا نزول ہوتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الزہد فی الدنیا، الحدیث ۴۱۰۱، ج۴، ص۴۲۲)

(۱۱) حدیثِ پاک میں ہے ''جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔''

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی السکوت عما لایعنیہ، الحدیث ۴۹۸۳، ج۴، ص۲۵۴، جامع الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب (نمبر۵) الحدیث ۲۵۰۹، ج۴، ص۲۲۵)

Marfat.com

(۱۲) کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے۔ اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے، ''کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ'' (یعنی لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو۔) یعنی اس طرح کی باتیں نہ کی جائیں کہ دوسروں کی سمجھ میں نہ آئیں، الفاظ بھی سادہ صاف صاف ہوں، مشکل ترین الفاظ بھی استعمال نہ کیے جائیں کہ اس طرح اگلے پر آپ کی علمیت کی دھاک تو بیٹھ جائے گی مگر مدعا خاک بھی سمجھ نہ آئے گا۔

(۱۳) اپنی زبان کو ہمیشہ بُری باتوں سے روکے رکھیں۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نجات کیا ہے؟ فرمایا، ''اپنی زبان کو بری باتوں سے روک رکھو۔''

(جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، الحدیث ۲۴۱۴، ج ۴، ص ۱۸۲)

(۱۴) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نے زبان کو صحیح استعمال کیا تو اس کا جو کچھ فائدہ ہوگا وہ سارا ہی جسم پائے گا اور اگر یہ سیدھی نہ چلی کسی کو گالی وغیرہ دے دی تو زبان کو کوئی تکلیف ہو یا نہ ہو پٹائی دیگر اعضاء کی ہوگی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں، ''ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی، ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۱۱۹۰۸، ج ۴، ص ۱۹۰)

Marfat.com

(۱۵) آپس میں ہنسی مذاق کی عادت کبھی مہنگی پڑجاتی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''آپس میں ٹھٹھا مذاق مت کیا کرو کہ اس طرح (ہنسی ہی ہنسی میں) دِلوں میں نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ اور برے افعال کی بنیادیں دِلوں میں استوار ہوجاتی ہیں۔''

(کیمیائے سعادت، رکن سوم مہلکات، باب پیدا کردن ثواب خاموشی، ج۲، ص۵۶۳)

(۱۶) بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کریں، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہیں اور یاد رکھیں کہ اپنے بھائی کو گالی دینا حرام ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔''

(کیمیائے سعادت، رکن سوم باب فحش، آفتِ ہفتم گفتن است، ج۲، ص۵۶۸)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں گفتگو کرنے کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔'' امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

Marfat.com

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں ہر روز اپنے یا کسی عزیز یا دوست واحباب کے گھر میں جانے کی حاجت پڑتی رہتی ہے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ گھر میں داخل ہونے کا سنت طریقہ کیا ہے؟ کسی کے گھر میں جائیں تو دروازے کے سامنے کھڑے ہوں یا ایک طرف ہٹ کر؟ اور کس طرح اجازت طلب کریں؟ اگر اجازت نہ ملے تو کیا کرنا چاہیے؟ دعا پڑھ کر گھر سے نکلنے کی کیا کیا برکتیں ہیں؟ اگر گھر میں کوئی موجود نہ تو کیا پڑھنا چاہیے؟ گھر میں داخل ہونے اور اجازت طلب وغیرہ کے حوالے سے متعدد سنّتیں اور آداب ہیں:

(۱) اپنے گھر میں آتے ہوئے بھی سلام کریں اور جاتے ہوئے بھی سلام کریں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جب تم گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور جاؤ تو سلام کر کے جاؤ۔

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و......الخ فصل فی السلام من خرج من بیتہ، الحدیث ۸۸۴۵، ج ۶، ص ۴۴۷)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ القوی مراۃ المناجیح جلد 6 صفحہ 9 پر تحریر فرماتے ہے: "بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اول دن میں جب پہلی بار گھر میں ہوتے تو بسم اللہ اور قل ھو اللہ پڑھ لیتے، کہ اس سے گھر میں اتفاق بھی رہتا ہے اور

Marfat.com

رزق میں برکت بھی۔''

(۲) اللہ عزوجل کا نام لئے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے، شیطان بھی اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ''آج یہاں نہ تمہاری رات گزر سکتی ہے اور نہ تمہیں کھانا مل سکتا ہے۔ اور جب انسان گھر میں بغیر اللہ عزوجل کا ذکر کئے داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے، آج کی رات یہیں گزرے گی۔ اور جب کھانے کے وقت اللہ عزوجل کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: ''تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامھا، الحدیث ۲۰۱۸، ج ۳، ص ۱۱۱۶)

(۳) جب کوئی خوش نصیب اپنے گھر سے باہر جاتے وقت باہر جانے کی دعا پڑھ لیتا ہے تو وہ گھر لوٹنے تک ہر بلا و آفت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے میں برکت ہی برکت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جب وہ آدمی کہتا ہے کہ'' بِسْمِ اللّٰہِ ''تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے سیدھی راہ اختیار کی۔ اور جب انسان کہتا ہے، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ تو فرشتے کہتے ہیں اب تو ہر آفت سے محفوظ ہے۔ جب بندہ کہتا ہے تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ تو فرشتے کہتے ہیں۔ اب تجھے کسی اور کی مدد کی حاجت نہیں، اس کے بعد اس شخص کے دو شیطان جو اس پر مسلط ہوتے ہیں وہ اس سے ملتے ہیں فرشتے کہتے ہیں اب تم

Marfat.com

اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اس نے تو سیدھا راستہ اختیار کیا۔ تمام آفات سے محفوظ ہوگیا اور خدا عزَّ وجلّ کی امداد کے علاوہ دوسرے کی امداد سے بے نیاز ہوگیا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب مایدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ، الحدیث ۳۸۸۶، ج ۴، ص ۲۹۲)

(۴) جب کسی کے گھر جانا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کیجئے پھر جب اندر جائیں تو پہلے سلام کریں پھر بات چیت شروع کیجئے۔ (ملخصاً بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "تین مرتبہ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔"

(صحیح مسلم، کتاب الاستئذان والادب، الحدیث ۲۱۵۳، ص ۱۱۸۶)

(۵) جو سلام کئے بغیر گھر میں داخلے کی اجازت مانگے اسے داخلہ کی اجازت نہ دی جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص سلام کے ساتھ ابتداء نہ کرے اس کو اجازت نہ دو۔"

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، فصل فی الاستئذان الحدیث ۸۸۱۶، ج ۶، ص ۴۴۱)

گھر میں داخلہ کی اجازت مانگنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ فوراً گھر میں باہر والے کی نظر نہ پڑے۔ آنے والا باہر سے سلام کر رہا ہو، اجازت چاہ رہا ہو اور صاحب خانہ پردہ وغیرہ کا انتظام کر لے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "اجازت طلب کرنے کا حکم آنکھ کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ (اس لئے کہ اہل خانہ کی نجی زندگی کے اسرار منکشف نہ ہوسکیں)۔

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۲۱۵۶، ص ۱۱۸۹)

Marfat.com

(۶) جب کسی کے گھر جانا ہو اجازت مانگنا سنّت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس طرح اجازت مانگیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کیا میں اندر آسکتا ہوں؟" (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۴۶) حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ہمیں بنو عامر کے ایک شخص نے یہ بات بتائی کہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ حضور نبی کریم رء وف رحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا: باہر اس آدمی کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ، اس سے کہو کہ اس طرح کہے، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟" اس آدمی نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے اس کو اجازت عطا فرمائی اور وہ اندر داخل ہوا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب کیف الاستئذان، الحدیث ۵۱۷۷، ج ۴، ص ۴۴۲)

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ میں جب اندر داخل ہوا اور سلام عرض نہ کیا تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا، "لوٹ جاؤ اور یہ کہو: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟"

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب کیف الاستئذان، الحدیث ۵۱۷۶، ج ۴، ص ۴۴۲)

(۷) اگر کوئی شخص آپ کو بلانے کے لئے بھیجے اور بھیجا ہوا شخص آپ کو ساتھ لے کر جائے تو اب اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ ساتھ والا شخص ہی خود

Marfat.com

''اجازت'' ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کسی کو بلایا جائے، اور وہ ایلچی (یعنی قاصد) کے ساتھ آئے یہ اس کا اِذن (اجازت) ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کا کسی کو بلانے کے لئے بھیجنا اس کی طرف سے اجازت ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب الرجل اذا دعی أیکون ذلک اذنہ، الحدیث ۵۱۸۹، ج ۴، ص ۴۴۷)

(۸) اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے کھنکارنا چاہیئے جیسا کہ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے لئے کھنکارتے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۳۷۰۸، ج ۴، ص ۲۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرور تا دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہیے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے اور وہ آگے پیچھے ہو سکیں۔

(۹) اگر دروازے پر پردہ نہ ہو تو ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوں۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب کسی کے دروازہ پر تشریف لاتے تو دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے پھر فرماتے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ'' ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ''

Marfat.com

اور یہ اس لئے کہ ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، فصل کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان، الحدیث ۵۱۸۶، ج ۴، ص ۴۴۶)

(۱۰) جب کوئی کسی کے گھر جائے تو اندر سے جب کوئی دروازے پر آئے تو پوچھے کون ہے؟ باہر والا ''میں'' نہ کہے جیسا کہ آج کل بھی یہی رواج ہے۔ بلکہ اپنا نام بتائے۔ جواباً ''میں'' کہنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۳) جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا، میں مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی ''میں'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں، میں کیا؟ گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قال من ذا فقال انا، الحدیث ۶۲۵۰، ج ۴، ص ۱۷۱)

(۱۱) کسی کے گھر میں جھانکنا نہیں چاہیئے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم شفیع روز محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خانہ اقدس میں تشریف فرما تھے۔ کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جھانکا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نیزہ کی نوک اس کی طرف کی، چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا۔"

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنھم، الحدیث ۲۷۱۷، ج ۴، ص ۳۲۵)

اسی طرح کسی موقع پر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم در دولت پر جلوہ فرما تھے اور کسی نے جب سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اظہار ناراضگی فرمایا۔ جیسا کہ حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

Marfat.com

اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایک شخص نے حجرہ مبارک کے سوراخ سے جھانکا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لوہے کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے فرمایا: اگر میری توجہ اس طرف ہوتی کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس لوہے کی کنگھی کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔ نظر سے بچاؤ کے لئے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنھم، الحدیث ۲۷۱۷، ج ۴، ص ۳۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے گھروں کے دروازے یا کھڑکیاں بند رکھنی چاہئیں یا ان پر کوئی سادہ سا پردہ وغیرہ ڈال دینا چاہیے جس کی وجہ سے بے پردگی نہ ہو۔

(۱۲) گھر کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کریں جس سے میزبان کی دل آزاری ہو۔ ہاں، اگر ناجائز بات دیکھیں، مثلاً جانداروں کی تصاویر وغیرہ آویزاں ہوں تو احسن طریقے سے سمجھا دیں۔ ہو سکے تو کچھ نہ کچھ تحفہ پیش کریں خواہ کتنا ہی کم قیمت ہو، محبت بڑھے گی۔

(۱۳) جو کچھ کھانے پینے کو پیش کیا جائے۔ کوئی صحیح مجبوری نہ ہو تو ضرور قبول کریں۔ ناپسند ہو جب بھی منہ نہ بگاڑیں کہ میزبان کی دل شکنی ہوگی۔

(۱۴) واپسی پر اہل خانہ کے حق میں دعا بھی کریں اور شکریہ بھی ادا کریں۔

(۱۵) سلام کرنے کے بعد رخصت ہوں۔

(۱۶) گھر میں اگر کوئی نہ ہو تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" کہیں کہ مومنوں

Marfat.com

کے گھر میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی روحِ مبارک تشریف فرما ہوتی ہے۔
(شرح شفاء، الباب الرابع، ج ۲، ص ۱۱۸)

(۱۷) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دعا پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے، اللہ عزوجل ہی کی طرف سے طاقت وقوت ہے اللہ عزوجل ہی کے بھروسے پر۔ (مشکوۃ المصابیح، الحدیث ۲۴۴۳، ج ۱، ۴۵۶)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں گھر میں آنے جانے کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔" امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

Marfat.com

سفر کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے بلکہ بہت سے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کو تو راہِ خدا عزوجل میں عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بھی سعادت ملتی ہے۔ لہٰذا ہم کوشش کر کے سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سنتیں اور آداب سیکھ لیں تاکہ ان پر عمل کر کے ہم اپنے سفر کو بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

(۱) ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۵، ص ۱۶۱) چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من اراد غزوۃ فورّی ....الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج ۲، ص ۲۹۶)

(۲) اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''سرکارِ مدینہ سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الدلجۃ، الحدیث ۲۵۷۱، ج ۳، ص ۴۰)

Marfat.com

(۳) اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون......الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج ۳، ص ۵۱، ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نگرانِ قافلہ خوش اخلاق، جذبہ اخلاص وایثار سے آراستہ وپیراستہ ہونا چاہیے۔ اپنے ہم سفر اسلامی بھائیوں کی دیکھ بھال کرے۔ بالفرض اگر شرکاء قافلہ کسی بات پر ناراض بھی ہو جائیں، آپس میں کوئی چپقلش یا رنجش بھی ہو جائے تو حکمت عملی کے ساتھ معاملات کو سلجھا دے مگر عدل وانصاف کا دامن بھی نہ چھوڑے۔ نیز مامور بھائیوں کو بھی چاہیے کہ جہاں تک شریعت کے مطابق نگرانِ قافلہ ہدایات دے ان کی بجا آوری میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ سفر میں حوصلہ بلند رکھنا چاہیے۔ بعض اوقات سفر کی تھکان کے سبب یا آپس میں اختلاف رائے کی وجہ سے کچھ تلخیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان مواقع پر صبر وتحمل کا دامن نہ چھوڑیں۔ پیار ومحبت سے سارے معاملات کو سلجھاتے چلے جائیں۔

(۴) چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کردیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص ۱۹)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے پاس اس کا بھائی معذرت کے لئے آئے تو وہ اس کا

Marfat.com

عذر قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل پر، جو ایسا نہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔"

(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، باب برّوا اباکم تبرکم.....الخ، الحدیث ۷۳۴۰، ج ۵، ص ۲۱۳)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن جب لوگ حساب کے لیے کھڑے ہوں گے تو ایک مُنادِی اعلان کرے گا، "جسکا کچھ ذمہ اللہ کی طرف نکلتا ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔" (لیکن کوئی کھڑا نہ ہوگا) منادی پھر دوسری مرتبہ اعلان کرے گا، "جسکا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو۔" (لوگ حیرانی سے پوچھیں گے) "اللہ کی طرف کسی کا ذمہ کیسے نکل سکتا ہے؟ "جواب ملے گا،" (وہ) جو لوگوں کو معاف کرنے والے تھے۔" منادی پھر تیسری مرتبہ اعلان کرے گا، "جسکا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جائے۔" پس اتنے اتنے ہزار کھڑے ہونگے اور بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔"

(المعجم الاوسط، الحدیث ۱۹۹۸، ج ۱، ص ۵۴۲)

(۵) لباسِ سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل "اَلْحَمْدُ وَقُلْ" سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل ومال کی نگہبانی کریں گی۔ پھر اپنی مسجد سے رخصت ہوں۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اس میں بھی دو رکعت نفل پڑھ لیں۔

(۶) ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عزوجل کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں۔

Marfat.com

اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وَدَائِعَہٗ ترجمہ: میں تم کو اللہ عزوجل کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب تشییع الغزوۃ ووداعھم، الحدیث،۲۸۲۵، ج۳،ص۳۷۲)

(۷) سفرِ تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کریں۔

(۱) قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ آخر تک۔ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ آخر تک۔

(۳) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ آخر تک۔ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا جبیر بن مُطْعَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور توشۂ سفر میں بڑھ کر رہو۔ (یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہو) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو۔

(۱) قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ آخر تک۔

(۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ آخر تک۔

(۳) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ آخر تک۔

(۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

ہر سورت کو "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" سے شروع کرو اور اسی پر ختم کرو۔ (اس طرح ان پانچ سورتوں کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہ شریف چھ بار پڑھی جائے گی)۔

Marfat.com

حضرت سیدنا جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوشحال اور توشہ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔

(کنز العمال، کتاب السفر، فصل فی آداب الوداع، آداب متفرقۃ، الحدیث ۱۷۶۴۵، ج ۶، ص ۳۱۴)

(۸) ٹرین یا بس وغیرہ میں بسم اللہ، اللہ اکبر اور سبحان اللہ تین تین بار، لا الہ الا اللہ ایک بار پھر کہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

(پ ۲۵، الزخرف ۱۳، ۱۴)

ترجمہ کنز الایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب عزوجل کی طرف پلٹنا ہے۔

(فتاوی رضویہ تخریج شدہ، ج ۱۰، ص ۷۲۸)

(۹) جب کشتی میں سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں، ان شاء اللہ عزوجل ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ترجمہ: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

(المرجع السابق، ص ۷۲۹)

(۱۰) دورانِ سفر ذکر اللہ عزوجل کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ سب تین تین بار، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک بار۔

Marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب کبھی سفر پر جائیں تو ذکر و درود کا وِرد رکھیں یا اس عظیم مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انفرادی کوشش کرتے رہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اگر ہم دورانِ سفر ذکرُ اللہ عزوجل میں مصروف رہیں گے تو فرشتہ راستے بھر حفاظت کرے گا اور اگر معاذ اللہ عزوجل گانے باجے سنتے رہے یا فضول ٹھٹھا مسخری کرتے رہے تو شیطان شریکِ سفر ہوگا جیسا کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص سفر کے دوران اللہ عزوجل کی طرف توجہ رکھے اور اس کے ذکر میں مشغول رہے، اللہ عزوجل اس کے لئے ایک فرشتہ محافظ مقرر کردیتا ہے۔ اور جو بیہودہ شعر وشاعری اور فضول باتوں میں مصروف رہے تو اللہ عزوجل اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۴)

راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، "جس شخص کا چہرہ راہِ خدا عزوجل میں گرد آلود ہو جائے اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن جہنم کے دھوئیں سے امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا عزوجل میں گرد آلود ہو جائیں اللہ عزوجل اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرما دے گا۔" (المعجم الکبیر، رقم ۷۴۸۲، ج ۸، ص ۹۶)

(۱۱) جب کبھی قافلہ کی صورت میں سفر پر جائیں تو مل جل کر ایک ہی جگہ اُتریں ۔ کیونکہ حضرت سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ جب منزل پر اُترتے تو

Marfat.com

منتشر ہو کر ٹھہرتے تھے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا منتشر ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے۔'' اس کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان جب کبھی کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔

(سنن ابی داود، کتاب الجہاد، باب ما یؤمر من انضمام العسکر، الحدیث ۲۶۲۸، ج۳، ص ۵۸)

(۱۲) دورانِ سفر اگر کوئی حاجت مند مل جائے تو اس کی حاجت روائی کرنی چاہیے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس میں ثواب زیادہ ہوگا کہ بسا اوقات مسافر خود بھی تو حاجت مند ہو جاتا ہے پھر بھی وہ دوسروں کی مدد کرے گا تو اس کے اجر و ثواب کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا۔ اور دائیں بائیں اسے پھرانے لگا تو مدنی تاجدار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس فالتو سواری ہے تو وہ اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس فالتو زادِ راہ ہو تو وہ اس کو دیدے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم میں سے کسی کا فالتو مال پر کوئی حق نہیں ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی حقوق المال، ج۲، الحدیث ۱۶۶۳، ص ۱۷۵)

(۱۳) جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جا رہی ہو تو ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' عزوجل کہنا سنت ہے۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ''جب ہم بلندی پر چڑھتے تو ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے اور جب پست (ڈھلان والی) جگہ پر اُترتے تو

Marfat.com

"سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہتے تھے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب التکبیر اذا علا شرفا، الحدیث ۲۹۹۴، ج ۲، ص ۳۰۷)

(۱۴) مسافر کو چاہیے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دعاء قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعاء مقبول ہے۔ اسی طرح مظلوم کی دعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعاء بھی قبول ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "تین قسم کی دعائیں مستجاب (مقبول) ہیں۔ ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعاء (۲) مسافر کی دعاء (۳) باپ کی اپنے بیٹے کے لئے دعا۔" (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماذکر فی دعوۃ المسافر، الحدیث ۳۴۵۹، ج ۵، ص ۲۸۰)

(۱۵) منزل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں ان شاء اللہ عزوجل ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۸، ج ۶، ص ۳۰۱)

(۱۶) جب دشمن کا خوف ہو۔ سورۃ "لِاِیْلٰفِ" پڑھ لیں۔ ان شاء اللہ عزوجل ہر بلاء سے امان ملے گی۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۰)

(۱۷) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیث پاک میں ہے اس طرح تین بار پکاریں:

Marfat.com

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہ ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے بندو! میری مدد کرو۔

(الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص۸۲)

(۱۸) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنت مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔

(کنزالعمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۲، ج۶، ص۳۰۱)

(۱۹) سفر سے واپسی پر اپنی مسجد میں دوگانہ (یعنی دو رکعت نفل) پڑھنا سنت ہے۔ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور وہاں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نمازِ نفل) ادا فرماتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الصلوٰۃ اذا قدم من سفر، الحدیث ۳۰۸۸، ج۲، ص۳۳۶)

مَدَنی قافلے میں سفر کی "72" نیتیں

(از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم "مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

(۱) اصل مقصود یعنی مدنی قافلے میں سفر کروں گا (۲) اپنے ذاتی خرچ پر سفر کروں گا (۳) پلّے سے کھاؤں گا (۴) سواری کی دعا پڑھوں گا (۵) اگر کسی اسلامی بھائی کو جگہ نہیں ملی تو اپنی نشست پر باِصرار بٹھاؤں گا (۶، ۷) کوئی بوڑھا یا بیمار مسلمان نظر آئیگا تو اس کے لئے نشست خالی کردوں گا (۸) مدنی قافلے والوں کی خدمت کروں

Marfat.com

گا(۹)امیرِ قافلہ کی اطاعت کروں گا(۱۰،۱۱،۱۲)زبان، آنکھ اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فضول گوئی، فضول نگاہی سے بچوں گا اور بھوک سے کم کھاؤں گا(۱۳) سفر میں ہر موقع پر مدنی انعامات پر عمل جاری رکھوں گا(۱۴،۱۵،۱۶) وضو، نماز اور قرآنِ پاک پڑھنے میں جو غلطیاں ہوں گی وہ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی صحبت میں رہ کر درست کروں گا (جاننے والا نیت کرے کہ سکھاؤں گا)(۱۷،۱۸)سنّتیں اور دعائیں سیکھوں گا اور (۱۹)دوسروں کو سکھاؤں گا اور(۲۰)ان پر زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا(۲۱،۲۲،۲۳،۲۴،۲۵)تمام فرض نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا(۲۶)تہجد(۲۷،۲۸)اشراق وچاشت اور(۲۹) اوّابین کی نمازیں پڑھوں گا(۳۰،۳۱)ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، اللہ اللہ کرتا رہوں گا، درود شریف پڑھتا رہوں گا (دورانِ درس و بیان بغیر پڑھے خاموشی سے سننا ہوتا ہے)(۳۲)صدائے مدینہ لگاؤں گا یعنی نماز فجر کے لئے مسلمانوں کو جگاؤں گا(۳۳،۳۴،۳۵)راستے میں جب جب مسجد نظر آئیگی تو اس کی زیارت کروں گا اور بلند آواز سے درود شریف پڑھوں گا، موقع ملا تو صَلُّوا علَی الْحبیب کہہ کر دوسروں کو بھی درود شریف پڑھاؤں گا(۳۶،۳۷)بازار میں جانا پڑا تو بالخصوص نیچی نگاہیں کئے گزرتے ہوئے بازار کی دعا پڑھوں گا(۳۸،۳۹،۴۰)مسلمانوں کو سلام کر کے ان سے پرتپاک طریقے پر ملاقات کروں گا(۴۱)خوب انفرادی کوشش کروں گا (۴۲،۴۳)ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کے لئے مسلمانوں کو تیار کروں گا(۴۴)نیکی کی دعوت دوں گا(۴۵)درس دوں گا(۴۶)موقع ملا تو سنتوں بھرا بیان کروں گا(۴۷،۴۸)جہاں قافلہ جائیگا وہاں کے کسی بزرگ کے مزار شریف پر مدنی

Marfat.com

قافلے کے ہمراہ حاضری دوں گا (۴۹) سنی عالم کی زیارت کروں گا (۵۰) اگر مدنی قافلے کا کوئی مسافر بیمار ہو گیا تو تیمارداری کروں گا (۵۱) اگر کسی مسافر کے پاس خرچ ختم ہو گیا تو امیرِ قافلہ کے مشورے سے اس کی مالی امداد کروں گا (۵۲،۵۳،۵۴) سفر میں اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اور امتِ مسلمہ کے لئے دعائے خیر کروں گا (۵۵،۵۶) جس مسجد میں قیام ہو گا اس مسجد اور وہاں کے وضوخانے کی صفائی کروں گا (۵۷) اگر کسی نے بلا وجہ سختی کی تب بھی صبر کروں گا (۵۸،۵۹) تھکن وغیرہ کے سبب غصہ آ گیا تو زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے ضبط کروں گا (۶۰،۶۱،۶۲) اگر مسجد میں مدنی قافلہ کو قیام کی اجازت نہ ملی تو کسی سے الجھنے کے بجائے اس کو اپنے اخلاص کی کمی تصور کروں گا اور مدنی قافلے کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعائے خیر کرتا ہوا پلٹوں گا (۶۳) اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوجود اس سے جھگڑا نہ کر کے حدیث پاک میں دی ہوئی بشارت مصطفٰے کا حقدار بنوں گا: ''جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے اسکے لئے جنت کے درمیان میں مکان بنایا جائے گا۔'' (جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراء، الحدیث ج ۳ ص ۴۰۰) (۶۴،۶۵) اگر کسی نے ظلماً مارا بھی تو جوابی کارروائی کرنے کے بجائے شکر ادا کروں گا کہ راہِ خدا عزوجل میں مار کھانے والی سنتِ بلالی ادا ہوئی (۶۶،۶۷،۶۸) اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہو گئی تو اسی وقت احسن طریقے پر معافی مانگوں گا (۶۹،۷۰،۷۱) چونکہ ہر وقت ساتھ رہنے میں حق تلفیوں کا زیادہ امکان رہتا ہے لہٰذا واپسی پر انتہائی لجاجت کے ساتھ

Marfat.com

فرداً فرداً معافی تلافی کروں گا (۷۲) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے تحفہ لے جانے کی سنت ادا کروں گا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، "جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔"

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، حدیث ۱۷۵۰۲، ج ۶، ص ۳۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابستہ رہیے۔ مدنی انعامات پر عمل کرتے رہیے، دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع جس مسجد میں، جس نماز کے بعد شروع ہوتا ہو وہ نماز اُسی مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ کیساتھ ادا کرکے اجتماع میں آخر تک شرکت فرمائیں۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ زندگی میں کم از کم ۱۲ ماہ اور ہر ۱۲ ماہ میں یکمشت کم از کم ۳۰ دن نیز ہر ۳۰ دن میں کم از کم ۳ دن سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں ضرور سفر کرے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں جب کبھی سفر درپیش ہو تو پورا سفر سنّتوں کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں بار بار حرمینِ طیبین کا سبز گنبد عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر نصیب فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

Marfat.com

قافلے میں چلو

(کلام: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو ۔۔۔ پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ۔۔۔ دور ہوں آفتیں قافلے میں چلو
طیبہ کی جستجو حج کی گر آرزو ۔۔۔ ہے بتا دوں تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہیئے چشمِ نم ۔۔۔ لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو
آنکھ بے نور ہے دِل بھی رنجور ہے ۔۔۔ ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام ۔۔۔ لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
اولیاء کا کرم تم پہ ہو لاجرم ۔۔۔ مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو
ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو ۔۔۔ رنج و غم مت کریں قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں التجائیں کریں ۔۔۔ بابِ رحمت کُھلیں قافلے میں چلو
دِل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے ۔۔۔ آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو
قرض ہو گا ادا آ کے مانگو دُعاء ۔۔۔ پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
دکھ کا درماں ملے آئیں گے دِن بھلے ۔۔۔ ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں ۔۔۔ دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو
ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ ۔۔۔ کام سارے بنیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو ۔۔۔ پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو
تم قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو ۔۔۔ چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو
گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں ۔۔۔ چاہے ہوں بارشیں قافلے میں چلو

Marfat.com

کوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں چاہے اولے پڑیں قافلے میں چلو
بارہ ماہ کے لیے تیس دن کیلئے بارہ دِن دے ہی دیں قافلے میں چلو
سُنّتیں سیکھنے تین دِن کے لیے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
اے میرے بھائیو! رٹ لگاتے رہو قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
فون پر بات ہو یا ملاقات ہو سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
دوست کے گھر میں ہوں یا کہ دفتر میں ہوں سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
درس دیں یا سُنیں یا بیان آپ دیں بعد اعلاں کریں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول ان سے رحمت کے پھول آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے لینے دُعا آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے ہیں مرحبا خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول لائیں جب قافلہ خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
کھانا لے کر چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
ان پہ ہوں رحمتیں قافلے کا سُنیں خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
یا خدا عزوجل بخش دے ان مسلمانوں کو جو خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
یا خدا عزوجل ہر گھڑی رٹ ہو عطار کی قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

Marfat.com

سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

سرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نہایت ہی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی سنت ہے۔ سرکار نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے۔ لہذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اتباع سنت کی نیت سے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگانا چاہیے۔ اس سے ہمیں سرمہ لگانے کی سنت کا بھی ثواب ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دنیوی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

سوتے وقت سرمہ ڈالنا سنت ہے:

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سرمہ سوتے وقت استعمال فرماتے تھے چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ "تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں سرمہ اثمد کی تین سلائیاں لگایا کرتے تھے۔"

(جامع الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الاکتحال، الحدیث ۱۷۶۳، ج ۳، ص ۲۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سرمہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۸۰) لہذا ہم رات کو جب بھی سویا کریں

Marfat.com

ہمیں سرمہ لگانا نہ بھولنا چاہیے۔ سوتے وقت سرمہ لگانے میں یہ مصلحت ہے کہ سرمہ زیادہ دیر تک آنکھوں میں رہتا ہے اور آنکھوں کے مسامات میں سرایت کر کے آنکھوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

سرمہ اِثمد بہتر ہے:

ابن ماجہ کی روایت میں ہے ''تمام سرموں میں بہتر سرمہ ''اِثمد'' ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، الحدیث ۳۴۹۷، ج ۴، ص ۱۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرمہ اثمد کی فضیلت کے لیئے یہی کافی ہے کہ یہ سرمہ آمنہ رضی اللہ عنہا بی بی کے دلارے، ہم بے کسوں کے سہارے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو پسند ہے۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے اسے خود بھی استعمال فرمایا اور اپنے غلاموں کو اس کے استعمال کی ترغیب بھی دلائی اور اس کے فوائد بھی ارشاد فرمائے۔ لہذا ہو سکے تو سرمہ اثمد ہی استعمال کرنا چاہیے۔ احادیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرمہ اثمد بینائی کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ پلکوں کے بال بھی اُگاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اِثمد اصفہان میں پایا جاتا ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مشرقی ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ بہر حال اثمد کا سرمہ میسر آجائے تو یہی افضل ہے ورنہ کسی قسم کا بھی سرمہ ڈالا جائے سنت ادا ہو جائے گی۔

سرمہ لگانے کا طریقہ

حدیث بالا میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے

Marfat.com

تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دونوں مقدس آنکھوں میں سرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے اور اکثر اسی پر عمل تھا۔ تاہم بعض روایات میں سیدھی آنکھ مبارک میں تین سلائیاں اور بائیں میں دو کا بھی ذکر آیا ہے اور ''شمائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم'' میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر آنکھ مبارک میں دو دو سلائیاں سرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم، الفصل الثانی فی صفۃ بصرہ..... الخ، ص ۷۷)

لہٰذا ہمیں مختلف اوقات میں مختلف طریقے پر سرمہ استعمال کرنا چاہیے۔ یعنی کبھی دونوں آنکھوں تین تین سلائیاں کبھی دائیں آنکھ میں تین اور بائیں میں دو، تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمہ والی کر کے باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ اس طرح کرنے سے تینوں سنتیں ادا ہو جائیں گی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگائیں پھر بائیں آنکھ میں۔ (المرجع السابق، الفصل الثالث، فی صفۃ شعرہ..... الخ، ص ۸۱)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں ہر بار سوتے وقت سرمہ لگانے کی سنت بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔'' امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے!
جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

Marfat.com

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

چھینکنا بھی ایک اہم امر ہے اس کی بھی سنتیں اور آداب ہیں۔ لیکن افسوس! مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہوتیں، جہاں چھینک آئی زور زور سے "آ چھی آ چھی" کرلیا۔ ناک بھر آئی تو سنک لی اور بس۔ ایسا نہیں ہے، اس کی بھی سنتیں اور آداب ہمیں سیکھنے چاہئیں۔

(۱) چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳) حضرت عبادہ بن صامت وشداد بن اوس وحضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔"

(شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی تکریر العاطس، الحدیث ۹۳۵۵، ج ۷، ص ۳۲)

(۲) جب چھینک آئے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہیں گے تو فرشتے "رَبِّ الْعٰلَمِیْن" کہیں گے۔ اگر آپ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" کہیں گے تو معصوم فرشتے یہ دعا کریں گے، یَرْحَمُکَ اللّٰہ (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے)۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ " کہے تو فرشتے کہتے ہیں "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اور وہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ '' کہتا ہے، تو فرشتے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔ (طبرانی اوسط، الحدیث ۳۳۷۱، ج۲، ص ۳۰۵)

(۳) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا سنت ہے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے۔ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً۔ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ'' (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم کرے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ اگر جواب میں تاخیر کردی تو گنہگار ہوگا۔ صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا توبہ بھی کرنا ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲)

(۴) جواب سن کر چھینکنے والا کہے۔ '' یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ '' (اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے، ''یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ '' (اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے)۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص ۳۲۶)

(۵) چھینکنے والا زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص ۳۲۶)

(۶) چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔ دوبارہ چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی۔ میں بھی موجود تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یَرْحَمُکَ اللّٰہُ، (اللہ عزوجل تجھ پر رحم

Marfat.com

فرمائے) اسے دوبارہ چھینک آئی تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، "اسے زکام ہوگیا ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء کم یشمت العاطس، الحدیث ۲۷۵۲، ج ۴، ص ۳۴۱)

(۷) جواب اس صورت میں واجب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور نبی کریم، رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو تم اس کے لئے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہو۔ اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے تو تم بھی یَرْحَمُکَ اللّٰہ نہ کہو۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب تشمیت العاطس وکراھیۃ التثاؤب، الحدیث ۲۹۹۲، ص ۲۹۹۲)

(۸) بڑھیا کی چھینک کا جواب مرد، زور سے دے اور جوان عورت کا جواب دل میں دے۔ (البتہ اتنی آواز ضروری ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے) (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

(۹) چھینکنے والا دیوار کے پیچھے ہو جب بھی جواب دیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

(۱۰) کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہوگا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔

(المرجع السابق، ص ۳۲۶)

(۱۱) نماز کے دوران چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۴۹)

(۱۲) آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے

Marfat.com

دیا تو آپ کی نماز فاسد ہوگئی۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب ما یحل وما لا یحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص۳۲۶)

(۱۳) کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہُ (اللہ عزوجل تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۰۳)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں چھینک کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔'' امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

نماز عصر کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے ((دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ)) ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔'' ("سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب ذكر القبر و البلى، الحديث: ٤٢٧٢، ص٢٧٣٦)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ القوی اس حدیث پاک کے اس حصے دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ (ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔) کے بارے میں فرماتے ہیں: یعنی اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، عصر کا وقت جا رہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ وہ کہے گا جو دنیا میں نماز عصر کا پابند تھا اللہ نصیب کرے۔ مزید فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس عرض پر سوال و جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان، کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سوالوں کا جواب ہو چکی۔ (مرأة المناجيح، ج١، ص١٤٣)

Marfat.com

ناخن، حجامت، موئے بغل وغیرہ سے متعلق سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے سرکار، مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صفائی کو بے حد پسند فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: "اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صفائی آدھا ایمان ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، الحدیث ۳۵۳۰، ج ۵، ص ۳۰۸)

چنانچہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے ظاہر و باطن دونوں کی صفائی کا خیال رکھے۔ ظاہر کی صفائی کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ اپنا جسم اور لباس وغیرہ نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھنا چاہیے۔ نیز اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بھی درست رکھیں۔ ناخن بھی زیادہ نہ بڑھنے دیں کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے اور وہ کھانا وغیرہ کھانے میں پیٹ کے اندر پہنچتا ہے جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نیز بغل و زیرِ ناف کے بال بھی صاف کرتے رہنا چاہیے۔ رہا باطن کی صفائی کا معاملہ تو اپنے باطن کو بھی کینۂ مسلم، غرور و تکبر، بغض و حسد، وغیرہ وغیرہ رذائل سے پاک و صاف رکھنا ضروری ہے۔ باطن کی صفائی کے لئے اچھی صحبت بے حد ضروری ہے۔ ظاہری صفائی یعنی ناخن، موئے بغل وغیرہ کی صفائی کے متعلق مدنی پھول ملاحظہ ہوں۔

چالیس دن کے اندر اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں، مونچھیں اور ناخن

Marfat.com

تراشنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور موئے زیرِ ناف مُونڈنا۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیرِ ناف مُونڈنے میں ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فی خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۸، ص ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ بالا سے پتا چلا کہ چالیس دن کے اندر اندر یہ کام ضرور کرلینا چاہیے۔ ہفتہ میں ایک بار نہانا اور بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیرِ ناف دور کرنا مستحب ہے۔ پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ و ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶) پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر جمعہ کو یہ کام کر ہی لینے چاہئیں کیونکہ ایک حدیثِ مبارک میں ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے مونچھیں کترواتے اور ناخن ترشواتے۔

(شعب الایمان، باب فی الطھارات، فصل الوضوء، الحدیث ۲۷۶۳، ج ۳، ص ۲۴)

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ:

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کے دو طریقے یہاں بیان کئے جاتے ہیں ان دونوں میں سے آپ جس طریقے پر بھی عمل کریں گے ان شآءاللہ عزوجل سنت کا ثواب پائیں گے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کبھی ایک پر عمل کرلیں کبھی دوسرے پر۔ اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا۔ چنانچہ ذیل میں دونوں طریقے پیش کئے جاتے ہیں:

(۱) مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم

Marfat.com

سے ناخن کاٹنے کی یہ سنت منقول ہے کہ سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا، پھر بیچ والی، پھر انگوٹھا، پھر منجھلی (یعنی چھنگلیا کے برابر والی) پھر شہادت کی انگلی۔ اب بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا، پھر بیچ والی، پھر چھنگلیا، پھر شہادت کی انگلی، پھر منجھلی۔ یعنی سیدھے ہاتھ کے ناخن چھنگلیا سے کاٹنا شروع کریں اور الٹے ہاتھ کے ناخن انگوٹھے سے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۵)

(۲) دوسرا طریقہ آسان ہے اور یہ بھی ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا سمیت ناخن تراشیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیں۔ اب الٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا جو باقی تھا اس کا ناخن بھی کاٹ لیں۔ اس طرح سیدھے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور سیدھے ہی ہاتھ پر ختم۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ:

بہار شریعت میں ''دُرِّ مختار'' کے حوالہ سے لکھا ہے کہ پاؤں کے ناخن تراشنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اُسی ترتیب کے مطابق پاؤں کے ناخن کاٹ لیں۔ یعنی سیدھے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں پھر الٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاں سمیت ناخن کاٹ لیں۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

(۳) دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور اس سے مرض برص پیدا

Marfat.com

ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ معاذ اللہ عزوجل (ردالمحتار مع درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۶۸)

(۴) لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں۔ یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔
(کیمیائے سعادت، اصل دوم در طہارت، ج ۱، ص ۱۶۸)

(۵) ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد دفن کر دینا چاہئیں۔ بیت الخلاء یا غسل خانہ میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔
(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۶۸)

(۶) ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہئیں۔

(۷) بغل کے بالوں کو اُکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا گناہ بھی نہیں۔
(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۷۱)

(۸) ناک کے بال نہ اُکھاڑیں کہ اس سے مرضِ آکلہ پیدا ہو جانے کا خوف ہے۔
(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصا...الخ، ج ۵، ص ۳۵۸)

(۹) گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۷۰) یعنی جب کہ سر کے بال نہ مونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں۔ ہاں اگر پورے سر کے بال مونڈائیں تو اس کے ساتھ گردن کے بھی مونڈا دیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حجامت کے سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔
(المعجم الاوسط، الحدیث ۲۹۶۹، ج ۲، ص ۱۸۷)

(۱۰) اَبرو کے بال اگر بڑے ہو جائیں تو ان کو ترشوا سکتے ہیں۔
(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۷۰)

(۱۱) داڑھی کا خط بنوانا جائز ہے۔ (ردالمحتار، ج ۴، ص ۶۷۱) امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 296 پر

Marfat.com

لکھتے ہیں: ''داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں۔ یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا و ممتاز ہوتے ہیں۔ اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانب ذقن جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہ خلق و تقبیح صورت ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔

(۱۲) ہاتھ، پاؤں اور پیٹ کے بال دور کرنا چاہیں تو منع نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۷)

(۱۳) سینہ اور پیٹھ کے بال کاٹنا یا مونڈنا اچھا نہیں۔ (المرجع السابق)

(۱۴) داڑھی بڑھانا سنن انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۷) مونڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ ''ہاں ایک مشت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اس کو کٹوا سکتے ہیں۔'' (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۷۱)

(۱۵) مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں۔ بعض اسلاف رحمہم اللہ (یعنی گزشتہ بزرگوں) کی مونچھیں اس قسم کی تھیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء...الخ، ج ۵، ص ۳۵۸)

(۱۶) مرد کو چاہیے کہ موئے زیر ناف اُسترے وغیرہ سے مونڈ دے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

Marfat.com

(١٧) اس کام کے لئے بال صفا پاؤڈر وغیرہ کا استعمال مرد وعورت دونوں کو جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ١٦، ص ١٩٧)

(١٨) موئے زیرِ ناف کو ناف کے عین نیچے سے مونڈنا شروع کریں۔
(بہارِ شریعت، حصہ ١٦، ص ١٩٧)

(١٩) جنابت کی حالت میں (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت میں) نہ کہیں کے بال مونڈیں نہ ہی ناخن تراشیں کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ١٦، ص ١٩٧)

(٢٠) اسلامی بہنیں اپنے سر وغیرہ کے بال ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں غیر محرم کی نظر پڑے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ١٦، ص ٨١)

(٢١) انسان کے بال (خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصے کے ہوں) ناخن، حیض کا لتہ (یعنی وہ کپڑا جس سے حیض کا خون صاف کیا گیا ہو) اور انسانی خون ان چاروں چیزوں کو دفن کر دینے کا حکم ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ٩، ص ٦٦٨)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں اپنے ظاہر وباطن دونوں کو صاف رکھنے کی توفیق عطا فرما اور اس معاملہ میں جو جو سنتیں ہیں ان تمام سنتوں پر خوش دلی سے عمل کرنے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

دو دَرْدِ سنتوں کا پئے شاہِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اُمت کے دل سے لذتِ فیشن نکال دو

(مغیلانِ مدینہ، ص ٢٨)

Marfat.com

زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے مدنی آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت کریمہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال شریف پورے رکھے۔ کبھی نصف کان مبارک تک تو کبھی کان مبارک کی لو تک اور بعض اوقات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے۔

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

(حدائق بخشش)

(۱) چاہیں تو آدھے کانوں تک گیسو رکھیے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے والے آقا، شب اسراء کے دولہا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال مبارک آدھے مبارک کانوں تک تھے۔

(جامع الترمذی، الشمائل، باب ما جاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، الحدیث ۲۴، ص ۵۰۷)

دیکھو قرآں میں شب قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

(حدائق بخشش، ص ۸۹)

Marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

چونکہ بال بڑھنے والی چیز ہے۔ اس لئے جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسا دیکھا وہی روایت کر دیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصف کانوں تک دیکھا تو اسی کو روایت کیا اور جس نے اس سے زیادہ بڑے دیکھے اس نے اسی مقدار کو روایت کیا۔

(۲) **چاہیں تو پورے کانوں تک گیسو رکھیے** کہ حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سلطان مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا، دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گیسو مبارک مقدس کانوں کو چومتے تھے۔

(شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ الحدیث ۳، ص ۱۷)

(۳) **چاہیں تو شانوں تک گیسو بڑھایئے** کہ ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سر اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لو سے ذرا نیچے ہوتے اور مبارک شانوں کو چومتے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ الحدیث ۲۵، ص ۳۵)

(۴) **سر کے بیچ میں سے مانگ نکالئے کہ سنت ہے۔** جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **بہار شریعت** میں لکھتے ہیں "بعض لوگ داہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے۔ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ اور بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ بھی سنت منسوخہ اور یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے۔"

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۹)

Marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اِن احادیث مبارکہ سے ہمیں بخوبی معلوم ہوگیا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیشہ اپنے سر اقدس پر پورے ہی بال رکھے۔ آجکل جو چھوٹے چھوٹے بال رکھے جاتے ہیں، اس طرح کے بال رکھنا سنت نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! طرح طرح کی تراش خراش والے بال رکھنے کی بجائے ہمیں چاہیئے کہ پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت میں اپنے سر پر آدھے کانوں تک، کانوں کی لو تک یا اتنی بڑی زلفیں رکھیں کہ شانوں کو چھولیں۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک دھاگہ لے کر آدھے کان سے یا ایک کان کی لو سے سر کے پچھلے حصے کی طرف سے دوسرے کان کے نصف تک یا دوسرے کان کی لو تک لے جائیں اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیں، اب اس دھاگے سے نیچے جتنے بال آئیں وہ کٹوا دیجئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہم سب مسلمانوں کو خلاف سنت بال رکھنے اور رکھوانے کی سوچ سے نجات دے کر نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری پیاری، میٹھی میٹھی سنت زلفیں رکھنے والی ''مدنی سوچ'' عطا فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اپنے سرِ اقدس اور داڑھی مبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے۔ (یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے)

(سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج ۴، ص ۱۰۳)

چنانچہ اب تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتوں اور آداب کا بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) مانگ سر کے بیچ میں نکالی جائے کہ سنّت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۸)

(۲) سر میں تیل ڈالنے سے قبل ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم'' پڑھ لینا چاہیے۔

(۳) سر میں تیل لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم'' پڑھ کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر الٹی کے۔ اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر الٹی پر۔ اب (پھر ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم'' پڑھ کر) سر میں تیل ڈالیں۔''

(ملخصاً شمائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، للامام النبہانی، الفصل الثالث فی متعلق شعرہ ....الخ، ص ۸۱)

Marfat.com

(۳) جب بھی تیل لگائیں تو عمامہ کے نیچے سر بند باندھیے۔ ہمارے سرکار مدینے کے تاجدار، ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مزاج مبارک میں چونکہ بے حد نفاست تھی اسی لئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سر مبارک میں تیل لگاتے تو اپنے عمامہ مبارک اور اس کی ٹوپی شریف اور دیگر لباس کو تیل کے اثر سے بچانے کے لئے سر اقدس پر ایک کپڑا لپیٹ لیا کرتے۔ اور چونکہ تیل مبارک کا استعمال بہت زیادہ ہوتا اس لئے وہ مبارک کپڑا تیل شریف والا ہو جاتا۔

(شمائل المحمدیہ، الحدیث ۳۲، ص ۴۰)

گزشتہ حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیل ڈالنے کے بعد ٹوپی اور عمامہ کے نیچے کوئی کپڑا یا رومال رکھنا یا باندھنا سنت ہے۔ حضرت سیدنا امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر بند باندھنے کی سنت سے متعلق ''شمائل ترمذی'' میں ایک باب باندھا ہے۔

(۴) سر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھبکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ خوشبودار تیل تیار ہے۔ سر کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہیے۔

(۵) داڑھی میں اکثر غذائی اَجزاء اٹک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات منہ کی بدبُودار رال بھی داخل ہو جاتی ہے اور اِس طرح بدبُو آتی ہے لہٰذا مشورۃً عرض

Marfat.com

ہے، کہ ہو سکے تو روزانہ ایک آدھ بار صابن سے داڑھی دھولی جائے۔

(۶) بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات لاشعوری میں مسجد کے اندر ''بدبو'' پھیلانے کے جُرم میں پھنس جاتے ہیں۔ لہٰذا مَدَنی التجاء ہے کہ عمامہ، سربند شریف، اور چادر استعمال کرنے والے اسلامی بھائی حتَّی الامکان ہر ہفتے اور موسم کے اعتبار سے یا ضرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بنائیں۔ ورنہ مَیل کُچیل، پسینہ اور تَیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں بدبُو ہو جاتی ہے، اگرچہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدبُو کے سبب کافی گھِن آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس مُستقِلاً کوئی مخصوص خوشبو یا بدبُو ہو اِس سے اُس کی ناک اَٹ جاتی ہے۔

(۷) جن اسلامی بھائیوں کے سر پر بال ہوں ان کو چاہیے کہ ان میں کنگھا کیا کریں۔ حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے میں نے عرض کی کہ میرے سر پر پورے بال ہیں، میں ان کو کنگھا کیا کروں؟ تو آقائے مدینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں اور ان کا اکرام کرو۔'' لہٰذا حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے کبھی کبھی تو دن میں دو دو مرتبہ بھی تیل لگایا کرتے۔ (مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث ۱۸۱۸، ج۲، ص ۴۳۵)

(۸) بال بکھرے ہوئے نہ رکھیں۔ حضرت سیدنا عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

سے روایت ہے کہ تاجدارِ دو عالم، شاہِ بنی آدم، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف اس انداز پر اشارہ کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کو بال درست کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ وہ شخص بال درست کر کے واپس آیا، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔''

(مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث ۱۸۱۹، ج ۲، ص ۴۳۵)

میٹھے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں سر اور داڑھی کے بالوں کو بکھرا ہوا اور بے ترتیب چھوڑنا ناپسندیدہ بتایا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ بالوں کا اکرام کیا کرو یعنی ان کو تیل اور کنگھی کے ذریعے درست رکھا کرو۔ بلکہ بیان کی گئی آخری حدیث پاک میں تو بکھرے ہوئے بال رکھنے والے کو شیطان سے تشبیہ دی گئی ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے لباس کو پاک و صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے داڑھی اور سر کے بالوں کو بھی درست رکھا کریں۔ بہرحال ہمارا حلیہ سنتوں کے سانچے میں ڈھل کر ایسا ستھرا اور نکھرا ہوا ہونا چاہیے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہم سے گھن نہ کریں بلکہ ہماری طرف مائل ہوں۔

مری ہر ہر ادا سے یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

(۹) کنگھا کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتداء کیجئے کہ ہمارے پیارے

Marfat.com

آقا، مدینے والے مصطفٰے، شب اسرا کے دولہا، شافع روز جزا، سلطان انبیاء، محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر تکریم والا کام سیدھی طرف سے شروع فرماتے ہیں ۔جیسا کہ ''ترمذی شریف'' میں ہے کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دائیں جانب سے وضو کرنا پسند فرماتے اور اسی طرح کنگھا بھی سیدھی طرف سے ہی کرتے، نیز نعلین شریفین بھی جب پہننے کا ارادہ فرماتے تو پہلے سیدھا قدم محترم نعل شریف میں داخل فرماتے۔

(جامع الترمذی، الشمائل باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ، الحدیث ۳۴، ج ۵، ص ۵۰۹)

میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدھی طرف سے وضو کرنا پسند فرماتے ۔اس کے معنی یہ ہیں کہ وضو کرتے وقت پہلے سیدھا ہاتھ مبارک دھوتے پھر بایاں ۔اسی طرح پاؤں مبارک دھوتے وقت بھی یہی ترتیب ملحوظ رکھا کرتے ۔نیز اس حدیث پاک میں کنگھا اور نعلین شریفین کے بارے میں بھی سیدھی ہی جانب سے شروع کرنا منقول ہوا۔یعنی سر اقدس اور داڑھی مبارک میں جب کنگھا فرماتے تو پہلے سیدھی جانب سے شروع کرتے، پھر بائیں جانب ۔نیز نعلین شریفین پہنتے وقت بھی پہلے سیدھے قدم مبارک کو نعل پاک میں داخل فرماتے پھر بائیں قدم مکرم کو۔صرف ان تین کاموں ہی کی تخصیص نہیں، جتنے بھی تکریم کے کام ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدھی جانب سے ہی شروع کرنا پسند فرماتے ۔چنانچہ لباس پہننا، مسجد میں داخل ہونا، سر اور مونچھ وغیرہ کے بال تراشنا، مسواک کرنا، ناخن کاٹنا، آنکھوں میں سرمہ ڈالنا، کسی کو کوئی چیز دینا یا کسی سے لینا، کھانا پینا وغیرہ وغیرہ کام سیدھے ہاتھ سے سیدھی جانب سے کرنے چاہئیں۔

Marfat.com

(١٠) سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ریش مبارک میں کنگھا کرتے وقت آئینے میں اپنا روئے انور ملاحظہ فرماتے اور جب آئینہ میں اپنا چہرہ مبارک دیکھتے تو اس طرح دعا کرتے۔ "اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ" ترجمہ: اے اللہ عزوجل! تو نے میری صورت تو اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدۃ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، الحدیث ٢٤٤٤٦، ج٩، ص٣٣٩)

یقیناً یہ دعا اپنے غلاموں کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ اپنے اخلاق کی اصلاح کے لئے دعا کرتے رہا کریں، ورنہ ہمارے سرکار عالم مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے اخلاق کریمہ کے تو کیا کہنے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے حسن اخلاق کے تو قرآن مجید میں چرچے ہیں۔ چنانچہ پ٢٩، سورۃ القلم، آیت نمبر ٤ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو (خُلق) بڑی شان کی ہے۔

(پ٢٩، القلم ٤)

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا! تیرے خالق حسن وادا کی قسم

(حدائق بخشش، ص٦٢)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں سنت کے مطابق اپنے سر اور داڑھی میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

Marfat.com

زینت کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طبیعت مبارکہ میں بے حد نفاست تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صفائی اور پاکیزگی کو بے حد پسند فرماتے تھے۔ اسی ضمن میں گزشتہ صفحات میں ناخن و مونچھیں تراشنے ،سر اور داڑھی شریف میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی سنّتیں اور آداب پیش کئے گئے۔ اب اسی ضمن میں ''زینت کی سنّتیں اور آداب'' بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ہمارے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو معلوم ہو کہ کون سی زینت بمطابق سنت ہے اور کون سی زینت سنت کا دائرہ توڑ کر فرنگی فیشن کے اندھیرے گڑھے میں جا پڑتی اور دنیا اور آخرت کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔

(۱) انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیث مبارک میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت آئی جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظر والمس، ج۹، ص۶۱۴ تا ۶۱۵)

(۲) اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اس عورت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج۹، ص۶۱۴ تا ۶۱۵)

Marfat.com

(۳) اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی اسلامی بہنوں کو سر میں لگانا جائز ہے۔

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظر والمس، ج۹ ص۶۱۴ تا ۶۱۵)

(۴) لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس، ج۹ ص۵۹۸)

(۵) بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس، ج۹ ص۵۹۸ ملخصاً)

(۶) عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس، ج۹ ص۵۹۹ ملتقطاً)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ مدینے کے تاجدار، سرکار ابدقرار، شفیع روزِ شمار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے پاس ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ ارشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا: ''کہ اسے شہر بدر کردو۔ لہٰذا اس کو شہر بدر کردیا گیا، مدینہ منورہ سے نکال کر ''نقیع'' کو بھیج دیا گیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، الحدیث ۴۹۲۸، ج۴، ص۳۶۸)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مُخَنَّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اس سے کس قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کردیا۔ اس مبارک حدیث سے ہمارے وہ بھائی

Marfat.com

درس حاصل کریں جو شادی یا عیدین وغیرہ کے مواقع پر اپنے ہاتھوں یا انگلیوں پر مہندی لگا لیا کرتے ہیں۔ اور ہاں! جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی نقل نہیں کر سکتیں۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی صورت بنائیں۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عباس، الحدیث ۲۲۶۳، ج۱ص ۵۴۰)

(۷) جاندار کی تصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا انسانوں کی تصاویر والے اسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں۔

(۸) اپنے بچوں کو ایسے "باباسوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۹) خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چاردیواری میں زینت کریں لیکن میک اپ کر کے اور بن سنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عورت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، الحدیث ۱۱۷۶، ج۲، ص۳۹۲)

(۱۰) ننگے سر پھرنا سنت نہیں ہے۔ لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

نہایت ہی میٹھی سنت ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ۱۶، ص۵۵)

میٹھے اسلامی بھائیواور بہنو! بس زینت وہی کیجئے جس کی شریعت مطہرہ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ہرگز ہرگز فرنگی فیشن نہ اپنایئے جس سے اللہ عزوجل کا قہر وغضب جوش پر آئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں فرنگی فیشن کی آفت سے چھڑا کر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا دیوانہ بنادے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

تین فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

1 ...... ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔'' ("صحيح البخاري"، الحديث: ٧١، ص٨)

2 ...... ''جو شخص طلب علم میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا ضامن ہے۔'' ("تاريخ بغداد"، رقم: ١٥٣٥، ج٣، ص٣٩٧)

3 ...... ''عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کے لیے دو گناہ، عالم پر وبال صرف گناہ کرنے کا اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا (علمِ دین) نہ سیکھنے کا۔''

("الفردوس بمأثور الخطاب"، الحديث: ٣١٦٥، ج٢، ص٢٤٨، و"الجامع الصغير" للسيوطي، الحديث ٤٣٣٥، ص ٢٦٤)

Marfat.com

خوشبو لگانا سنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے میٹھے میٹھے سرکار، مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مختار، شفیع روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خوشبو بے حد پسند ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر وقت معطر رہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوشبو کا بہت استعمال فرمایا کرتے تھے تاکہ غلام بھی ادائے سنت کی نیت سے خوشبو لگایا کریں ورنہ اس بات میں کس کو شک وشبہ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وجودِ مسعود تو قدرتی طور پر خود ہی مہکتا رہتا اور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک پسینہ بذاتِ خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔

مشک وعنبر کیا کروں؟ اے دوست خوشبو کے لئے
مجھ کو سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پسینہ چاہیے

حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میٹھے میٹھے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا دستِ پُر انوار میرے چہرہ پر پھیرا میں نے اسے ٹھنڈا اور ایسی خوشبودار ہوا کی طرح پایا جو کسی عطر فروش کے عطردان سے نکلتی ہے۔
(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، الفصل الرابع فی صفۃ عرقہ.....الخ، ص ۸۵)

عمدہ قسم کی خوشبو لگانا سنت ہے:

میٹھے اسلامی بھائیو! ''شمائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم'' میں ہے کہ ہمارے

Marfat.com

مدینے والے آقا، مہکنے اور مہکانے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عمدہ اور بہترین قسم کی خوشبو بہت پسند تھی اور ناخوشگوار بو یعنی بد بو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ناپسند فرماتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔'' حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہمارے معطر معطر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو تھی جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم استعمال فرماتے ہیں۔''

(المرجع السابق، الفصل الخامس فی صفۃ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،ص ۸۷)

سر میں خوشبو لگانا سنت ہے:

سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ''مشک'' سر اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔ (المرجع السابق)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں نے اپنے سرتاج، ماہ نبوت، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہایت عمدہ سے عمدہ خوشبو لگائی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں پاتی۔'' (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الطیب فی الرأس واللحیۃ، الحدیث ۵۹۲۳، ج۴،ص ۸۱)

ائیر فریشنر:

میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سر اور داڑھی کے بالوں میں خوشبو لگانا سنت ہے۔ مگر یہ خیال رکھیں کہ سر اور داڑھی میں صرف دیسی خوشبو استعمال کریں۔ بدقسمتی سے آجکل دیسی خوشبوجات کا ملنا بے حد دشوار ہو گیا ہے۔ اب عموماً عطریات کیمیکلز

Marfat.com

سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا لباس میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر سر اور داڑھی میں لگانا نقصان دہ ہے آج کل ''ایئر فریشنر'' کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے ان کا چھڑکاؤ خاص طور پر ان کمروں میں کیا جاتا ہے جو بند رہتے ہیں اس سے وقتی طور پر کمرے میں خوشبو تو ہوجاتی ہے مگر اس کے کیمیاوی مادے فضا میں پھیل جاتے ہیں جو سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہوکر صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ''ایئر فریشنر'' کے استعمال سے چمڑی کا کینسر ہوجاتا ہے۔ چند لمحوں کی خوشبو کے حصول کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لینا عقلمندی نہیں۔ لہٰذا ''ایئر فریشنر'' کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔

خوشبو کا تحفہ :

''شمائل ترمذی'' میں ہے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، ہمارے معطر معطر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جب خوشبو تحفۃً پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رد نہ فرماتے۔

(جامع الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الحدیث ۲۱۶، ج ۵، ص ۵۴۰)

''شمائل ترمذی'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ تین چیزیں واپس نہیں لوٹانی چاہئیں (۱) تکیہ (۲) خوشبو وتیل اور (۳) دودھ۔

(المرجع السابق، الحدیث ۲۱۷)

میٹھے اسلامی بھائیو! خوشبو، تکیہ اور دودھ (اور ان میں تمام کم قیمت کی چیزیں شامل ہیں) کا

Marfat.com

ہدیہ قبول کرنے کی حکمت محدثین کرام رحمہم اللہ یہ بیان کرتے ہیں کہ عموماً یہ چیزیں اتنی قیمتی نہیں ہوتیں اور ظاہر ہے جو سستی چیز ہوتی ہے وہ دینے والے کے لئے زیادہ بوجھ ثابت نہیں ہوتی اور قبول نہ کرنے پر دینے والے کا دل ٹوٹنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی کا دل توڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمیں کوئی خوشبو یا سستی چیز تحفۃً پیش کرے تو اسے سنت سمجھ کر قبول کرلینا چاہیے۔ اگر کوئی قیمتی چیز پیش کرے تو اسے بھی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر غور کرلینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مروت وغیرہ میں تو نہیں دے رہا کہ یہ دینا بعد میں خود اسی پر بار پڑ جائے۔

کون کیسی خوشبو استعمال کرے؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء، الحدیث ۲۷۹۶، ج ۴، ص ۳۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں، جیسا کہ گلاب، کیوڑہ، صندل اور اسی قسم کے بے رنگ عطریات۔ عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۱۳)

Marfat.com

معلوم ہوا کہ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے۔ اسلامی بہنیں حدیث ذیل سے عبرت حاصل کریں۔ چنانچہ:

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، الحدیث ۲۷۹۵، ج ۴، ص ۳۶۱)

خوشبو کی دھونی لینا:

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی کبھی خالص عود (یعنی اگر) کی دھونی لیتے۔ یعنی عود کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور فرمایا کہ میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الالفاظ من الادب وغیرہ، باستعمال المسک وانہ....الخ، الحدیث ۲۲۵۴، ص ۱۲۴۷)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں ہمارے پیارے سرکار، مہکے مہکے مدینے کے میٹھے میٹھے غمخوار، دوعالم کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں مدینہ منورہ کی معطر معطر فضاؤں اور معنبر معنبر ہواؤں میں سانس لینے کی سعادت نصیب فرما اور پھر انہیں معطر معطر فضاؤں میں معطر معطر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جلووں میں عافیت کیساتھ ایمان پر موت نصیب فرما اور جنت البقیع کی مہکی مہکی سرزمین میں مدفن نصیب فرما۔

ٹوٹ جائے دم مدینے میں مرا یارب بقیع   کاش! ہو جائے میسر سبز گنبد دیکھ کر

(مغیلانِ مدینہ، ص ۹۹)

Marfat.com

خوشبو لگانے کی 47 نیتیں

(از شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: **مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔**

(المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۵۹۴۲ ج۶ ص ۱۸۵)

(۱) سنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا (۲) لگانے سے قبل بسم اللہ (۳) لگاتے ہوئے دُرُود شریف اور (۴) لگانے کے بعد ادائے شکرِ نعمت کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہوں گا (۵) ملائکہ اور (۶) مسلمانوں کو فرحت پہنچاؤں گا (۷) عقل بڑھے گی تو احکامِ شرعی یاد کرنے اور سنّتیں سیکھنے پر قوت حاصل کروں گا، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عمدہ خوشبو لگانے سے عقل بڑھتی ہے (۸) لباس وغیرہ سے بدبو دور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کے بارے میں پیچھے سے مثلاً اس طرح سے کہنا کہ "اس کے لباس یا ہاتھوں یا منہ سے بدبو آرہی تھی" غیبت ہے) (۹) موقع کی مناسبت سے یہ نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں مثلاً (۱۰) نماز کیلئے زینت حاصل کروں گا (۱۱) مسجد (۱۲) نمازِ تہجد (۱۳) جمعہ (۱۴) پیر شریف (۱۵) رَمَضانُ الْمُبارَك (۱۶) عیدُ الفطر (۱۷) عیدُ الاضحیٰ (۱۸) شبِ میلاد (۱۹) عیدِ میلادُ النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم (۲۰) جلوسِ میلاد (۲۱) شبِ معراجُ النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم (۲۲) شبِ براءت (۲۳) گیارہویں شریف (۲۴) یومِ رضا (۲۵) درسِ قرآن و (۲۶) حدیث (۲۷) تلاوت (۲۸) اَوراد و وظائف (۲۹) دُرُود شریف (۳۰) دینی کتاب کا مطالعہ

Marfat.com

(۳۱) تدریسِ علمِ دین (۳۲) تعلیمِ علمِ دین (۳۳) فتوٰی نویسی (۳٤) دینی کُتُب کی تصنیف و تالیف (۳۵) سُنّتوں بھرے اجتماع (۳٦) واجتماعِ ذکرونعت (۳۷) قراٰن خوانی (۳۸) درسِ فیضانِ سنّت (۳۹) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (٤۰) سُنّتوں بھرا بیان کرتے وقت (٤۱) عالم (٤۲) ماں (٤۳) باپ (٤٤) مومنِ صالح (٤۵) پیر صاحِب (٤٦) موئے مبارک کی زیارت اور (٤۷) مزار شریف کی حاضری کے مواقع پر بھی تعظیم کی نیّت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔

جتنی اچھّی نیّتیں کریں گے اُتنا ہی زیادہ ثواب ملیگا۔ جبکہ نیّت کا موقع بھی ہو اور وہ نیّت شرعاً دُرست بھی ہو۔ زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم دو تین نیّتیں کر ہی لینی چاہئیں۔

Marfat.com

کھانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ احمدِ مجتبیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ کھانا کھانے کی کچھ سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) **ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔** حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: "جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث ۳۲۶۰، ج ۴، ص ۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۲)

(۲) جب بھی کھانا کھائیں تو الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹)

Marfat.com

(۳) کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے لئے راحت ہے۔'' (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاطعمۃ، الفصل الثالث، الحدیث ۴۲۴۰، ج ۲، ص ۴۵۴)

(۴) کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام...الخ، الحدیث ۲۰۱۷، ص ۱۱۱۶)

(۵) اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لیں۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔"

(سنن ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام، الحدیث ۳۷۶۷، ج ۳، ص ۴۸۷)

(۶) کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو ان شاء اللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا، ''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے

Marfat.com

زندہ وقائم رہنے والے۔'' (فردوس الاخبار بماثور الخطاب، الحدیث ۱۹۵۵، ج ۱، ص ۲۷۴)

(۷) سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پئے تو سیدھے ہاتھ سے پئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشرب، الحدیث ۲۰۲۰، ص ۱۱۱۷)

(۸) اپنے سامنے سے کھائیں۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یلیہ، الحدیث ۵۳۷۷، ج ۳، ص ۵۲۱)

حضرت سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں ادھر اُدھر حرکت کر رہا تھا (یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا) جب اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا۔

(صحیح البخاری، باب التسمیۃ علی الطعام، ج ۳، الحدیث ۵۳۷۶)

(۹) کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے

Marfat.com

تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برانہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھالیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے ۔ (صحیح البخاری، باب ماعاب النبی طعاماً، الحدیث ۵۴۰۹)

امام اہل سنت مجدِّدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں:

''کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ وخلاف سنت ہے ۔ (سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا، نہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے عذر کے لئے اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن وعیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے میں اتنی مرچ کا عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے بتادے ۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگوانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۶۵۲)

Marfat.com

کھانے کی "40" نیتیں

(از شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم "مسلمان کی نیّت اسکے عَمَل سے بہتر ہے۔"
(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

﴿۱، ۲﴾ کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا (یعنی ہاتھ، مُنہ کا اگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلّیاں کروں گا) ﴿۳﴾ عبادت ﴿۴﴾ تلاوت ﴿۵﴾ والدین کی خدمت ﴿۶﴾ تحصیلِ علمِ دین ﴿۷﴾ سنّتوں کی تربیّت کی خاطر مَدَنی قافلے میں سفر ﴿۸﴾ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿۹﴾ اُمورِ آخرت اور ﴿۱۰﴾ حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصل کروں گا (یہ نیّتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے، خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنم لیتی ہیں) ﴿۱۱﴾ زمین پر ﴿۱۲﴾ دستر خوان بچھانے کی سنّت ادا کرکے ﴿۱۳﴾ سنّت کے مطابق بیٹھ کر ﴿۱۴﴾ کھانے سے قبل بسم اللہ اور ﴿۱۵﴾ دیگر دُعائیں پڑھ کر ﴿۱۶﴾ تین انگلیوں سے ﴿۱۷﴾ چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ﴿۱۸﴾ اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا ﴿۱۹﴾ ہر دو ایک لقمہ پر یا وَاجِدُ پڑھوں گا ﴿۲۰﴾ جو دانہ وغیرہ گر گیا اٹھا کر کھالوں گا ﴿۲۱﴾ روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کرکے توڑوں گا تاکہ روٹی کے ذرّات برتن ہی میں گریں ﴿۲۲﴾ ہڈی اور گرم مصالحہ اچھی طرح صاف کرنے اور

Marfat.com

چاٹنے کے بعد پھینکوں گا ﴿۲۳﴾ بھوک سے کم کھاؤں گا ﴿۲۴﴾ آخر میں سنّت کی ادائیگی کی نیّت سے برتن اور ﴿۲۵﴾ تین بار انگلیاں چاٹوں گا ﴿۲۶﴾ کھانے کے برتن دھوکر پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا (احیاء العلوم، ج۲، ص۷) ﴿۲۷﴾ جب تک دستر خوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وقت تک بلا ضرورت نہیں اُٹھوں گا ﴿۲۸﴾ کھانے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا ﴿۲۹﴾ خلال کروں گا۔

مل کر کھانے کی مزید نیّتیں

﴿۳۰﴾ دستر خوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا ﴿۳۱﴾ مسلمانوں کے قرب کی بَرَکتیں حاصل کروں گا ﴿۳۲﴾ ان کو بوٹی، کدّو شریف، کُھرچن اور پانی وغیرہ پیش کر کے اُن کا دل خوش کروں گا ﴿۳۳﴾ اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا ثواب کماؤں گا ﴿۳۴﴾ کھانے کی نیّتیں اور ﴿۳۵﴾ سنّتیں بتاؤں گا ﴿۳۶﴾ موقع ملا تو کھانے سے قبل اور ﴿۳۷﴾ بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا ﴿۳۸﴾ غذا کا عمدہ حصّہ مثلاً بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا ﴿۳۹﴾ ان کو خلال کا تحفہ پیش کروں گا ﴿۴۰﴾ کھانے کے ہر ایک دو لقمہ پر ہو سکا تو اس نیّت کے ساتھ بلند آواز سے یَا وَاجِدُ کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو۔'' (سنن ترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، الحدیث ۱۸۹۲، ج ۳، ص ۳۵۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ''اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید وخوش گوار ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ التنفس فی الاناء ...الخ، الحدیث ۲۰۲۸، ج ۳، ص ۱۱۲۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابوداود، کتاب الاشربۃ، الحدیث ۳۷۲۸، ج ۳، ص ۴۷۵)

Marfat.com

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ راحتِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ الشرب قائما، الحدیث ۲۰۲۴، ص ۱۱۱۹)

پانی پینے کی "15" نیتیں

(از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

﴿۱﴾ عبادت ﴿۲﴾ تلاوت ﴿۳﴾ والدین کی خدمت ﴿۴﴾ تحصیلِ علمِ دین ﴿۵﴾ سنّتوں کی تربیّت کی خاطر مَدَنی قافلے میں سفر ﴿۶﴾ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿۷﴾ اُمورِ آخرت اور ﴿۸﴾ حسبِ ضرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا۔ یہ نیّتیں اُسی وقت مُفید ہوں گی جب کہ فریزر یا برف کا خوب ٹھنڈا پانی نہ ہو کہ ایسا پانی مزید بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ ﴿۹﴾ بیٹھ کر ﴿۱۰﴾ بسم اللہ پڑھ کر ﴿۱۱﴾ اُجالے میں دیکھ کر ﴿۱۲﴾ چوس کر ﴿۱۳﴾ تین سانس میں پیوں گا ﴿۱۴﴾ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں گا ﴿۱۵﴾ بچا ہوا پانی نہیں پھینکوں گا۔

چائے پینے کی "6" نیتیں

(از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

﴿۱﴾ بسم اللہ پڑھ کر پیوں گا ﴿۲﴾ سُستی اُڑا کر عبادت ﴿۳﴾ تلاوت ﴿۴﴾ دینی کتابت اور ﴿۵﴾ اسلامی مطالعہ پر قوت حاصل کروں گا ﴿۶﴾ پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں گا۔

Marfat.com

چلنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ مسلمان کی چال بھی امتیازی ہونی چاہیے۔ گریبان کھول کر، گلے میں زنجیر سجائے، سینہ تان کر، قدم پچھاڑتے ہوئے چلنا احمقوں اور مغروروں کی چال ہے۔ مسلمانوں کو درمیانہ اور پُر وقار طریقے پر چلنا چاہیے۔ چلنے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

(۲) لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پر وقار طریقے پر چلیں۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی ھدی الرجل، الحدیث ۴۸۶۳، ج۴، ص۳۴۹)

Marfat.com

الغُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج ۴، ص ۳۴۴)

(۴) قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹)

(۵) بزرگوں کی نشست پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۶۹/۴۲۴)

(۶) کوشش کریں کہ اٹھتے بیٹھتے وقت بزرگان دین کی طرف پیٹھ نہ ہونے پائے اور پاؤں تو ان کی طرف نہ ہی کریں۔

(۷) جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

(۸) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔

(الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص ۴۰)

(۹) مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر ومجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی

Marfat.com

لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج ۴، ص ۳۴۷)

(۱۰) جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سید صاحب یا والدین آئیں تو **تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔** حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے بلکہ حضور کی سنت قولی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۷۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں اٹھنے بیٹھنے کی سنتوں اور آداب پر عمل پیرا ہونے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ عزوجل کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں لباس کی دولت عطا کی۔ لباس سے ہم سردی، گرمی کے اثرات سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں، یہ لباس ہماری زینت کا سبب بھی ہے اور سبب وقار بھی ہے۔ ہر قوم کا جدا جدا لباس ہوتا ہے، مگر مسلمان کا لباس سب سے ممتاز ہے۔ لباس کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔''

(سنن ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی لبس البیاض، الحدیث ۲۸۱۹، ج ۴، ص ۳۷۰)

(۲) جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں، اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ''

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے یہ عطا کیا۔ (المستدرک، کتاب اللباس، باب الدعاء عند فراغ الطعام، الحدیث ۷۴۸۶، ج ۵، ص ۲۷۰)

(۳) پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کرتا پہنیں تو پہلے

Marfat.com

سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اتارنے لگیں تو اس کے برعکس کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جب کرتا پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے۔ (سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الانتعال، الحدیث ۴۱۴۱، ج ۴، ص ۹۶)

(۴) پہلے کرتا پہنیں پھر پاجامہ۔

(۵) عمامہ باندھنے کی عادت ڈالئے کہ حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''عمامہ ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکالو۔'' (کنز العمال، کتاب المعیشۃ، الحدیث ۴۱۱۳۲، ج ۸، ص ۱۳۳)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب العمائم، الحدیث ۴۱۱۳۰، ج ۱۵، ص ۳۳۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں فیشن والے لباس سے بچا اور محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنت کے مطابق لباس پہننے کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

Marfat.com

جوتا پہننے کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نعلین پہننا سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ جوتے پہننے سے کنکر، کانٹے وغیرہ چبھنے سے پاؤں کی حفاظت رہتی ہے۔ نیز موسم سرما میں سردی سے بھی پاؤں محفوظ رہتے ہیں اور گرمیوں میں دھوپ میں چلنے کے لئے جوتے نہایت ہی کار آمد ہیں۔ جوتا پہننے کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔ (کشف الخفاء، الحدیث ۲۵۹۵، ج۲، ص۲۴۶)

(۲) پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب لبس النعال وخلعہا، الحدیث ۳۶۱۶، ج۴، ص۱۶۶)

(۳) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لینا سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ جب بندہ بیٹھے تو سنّت ہے کہ اپنے جوتے اتار لے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی الانتعال، الحدیث ۴۱۳۸، ج ۴، ص ۹۵)

(۴) جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۵) استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔

(سنی بہشتی زیور، حصہ ۵، ص ۶۰۱)

بدگمانی سے بچئے

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب مایخطب علی خطبة اخیه، الحدیث ۵۱۴۳، ج ۳، ص ۴۴۶)

Marfat.com

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نیند بھی ایک طرح کی موت ہے۔ جب بھی ہم سونے لگیں تو ہمیں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھ ہی نہ کھلے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہی سوتے نہ رہ جائیں۔ لہٰذا روزانہ سونے سے پہلے بھی اپنے گناہوں سے توبہ کر لینی چاہیے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم سنت کے مطابق دعائیں وغیرہ پڑھ کر سوئیں تو ان شاء اللہ عزوجل ہمیں سونے کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہو ہی جائے گا۔ اب سونے اور جاگنے کے بارے میں سنتیں اور آداب وغیرہ بیان کی جاتی ہیں:

(۱) سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تا کہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۲) سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا سنت ہے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲)

(۳) الٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں

Marfat.com

فرماتا۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب النھی عن الاضطجاع علی الوجہ، الحدیث ۳۷۲۳، ج ۴، ص ۲۱۴)

(۴) دائیں کروٹ لیٹنا سنت ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک سیدھے رخسار شریف کے نیچے رکھ کر لیٹتے۔

(شمائل الترمذی، کتاب الشمائل، باب ماجاء فی صفۃ نوم رسول اللہ ﷺ، الحدیث ۲۵۳، ج ۵، ص ۵۴۹)

(۵) قرآن مجید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۱۹) ہاں اگر قرآن پاک اور مقدس طغرے وغیرہ اونچی جگہ ہوں تو اس سمت پاؤں کرنے میں مضایقہ نہیں (الفتاویٰ الھندیہ، ج ۵، ص ۳۲۲)۔

(۶) کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔

(۷) جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں کم سونے اور سنت کے مطابق سونے کی توفیق مرحمت فرما۔" آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

مہمان نوازی کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مہمان نوازی کرنا سنتِ مبارکہ ہے، احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ مہمان باعثِ خیر و برکت ہے۔ ایک دفعہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے یہاں مہمان حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قرض لے کر اس کی مہمان نوازی فرمائی۔ چنانچہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ فلاں یہودی سے کہو کہ مجھے آٹا قرض دے۔ میں رجب شریف کے مہینے میں ادا کردوں گا (کیونکہ ایک مہمان میرے پاس آیا ہوا ہے) یہودی نے کہا، جب تک کچھ گروی نہیں رکھو گے، نہ دوں گا۔ حضرت سیدنا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں اس کا جواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، "واللہ! میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔ اگر وہ دے دیتا تو میں ادا کردیتا" (اب میری وہ زرہ لے جاؤ اور گروی رکھ آ۔ میں لے گیا اور زرہ گروی رکھ کر لایا) (المعجم الکبیر، الحدیث ۹۸۹، ج ۱، ص ۳۳۱)

مہمان باعث خیر و برکت ہے:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خیر و برکت اسی طرح دوڑتی ہے جیسے اونٹ کی کوہان سے چھری (تیزی سے گرتی ہے)، بلکہ اس سے بھی تیز۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۶، ج ۴، ص ۵۱)

پیارے اسلامی بھائیو! چھری اونٹ کے کوہان پر رکھ دیں تو فوراً لڑھک کر نیچے کی طرف آ جاتی ہے، مہمان کی وجہ سے خیر و برکت اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نازل ہوتی ہے۔

مہمان میزبان کے گناہ معاف ہونے کا سبب ہوتا ہے:

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، ''جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحب خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔''

(کشف الخفا، حرف الضاد المعجمۃ، الحدیث ۱۶۴۱، ج ۲، ص ۳۳)

دس ۱۰ فرشتے سال بھر تک گھر میں رحمت لٹاتے ہیں:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ''اے براء! آدمی جب اپنے بھائی کی، اللہ عزوجل کے لئے مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کی کوئی جزاء اور شکریہ نہیں چاہتا تو اللہ عزوجل اس کے گھر میں دس ۱۰ فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو پورے ایک سال تک اللہ عزوجل کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور جب سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامہ اعمال میں عبادت

Marfat.com

لکھ دی جاتی ہے اور اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جنت کی لذیذ غذائیں ''جَنَّۃُ الْخُلْدِ'' اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں کھلائے۔''

(کنز العمال، کتاب الضیافۃ، قسم الافعال، الحدیث ۲۵۹۷۲، ج۹، ص۱۱۹)

سبحان اللہ، سبحان اللہ! کسی کے گھر مہمان تو کیا آتا ہے گویا اللہ عزوجل کی رحمت کی چھما چھم برسات شروع ہو جاتی ہے اس قدر اجر وثواب اللہ! اللہ!

مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنا سنت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۸، ج۴، ص۵۲)

اے ہمارے پیارے اللہ! عزوجل ہمیں مہمانوں کی خوش دلی کے ساتھ مہمان نوازی کی توفیق عطا فرما اور بار بار ہمیں میٹھے میٹھے مدینے کی مہکی مہکی فضاؤں میں میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان بننے کی سعادت نصیب فرما۔

(امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

عمامہ کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

عمامہ شریف ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیشہ سرِ اقدس پر اپنی مبارک ٹوپی پر عمامہ مبارکہ کو سجا کر رکھا۔ امام اہلسنّت، مجدّدِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں عمامہ سنتِ متواترہ دائمہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ٦ ص ٢٠٨، ٢٠٩)

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آٹھ ٨ ارشادات

(١) عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر (٧٠) رکعتوں سے افضل ہیں۔

(فردوس الاخبار، باب الراء، فصل رکعتان، الحدیث ٣٠٥٤، ج ١ ص ٤١٠)

(٢) عمامہ کے ساتھ نماز دس ١٠ ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار، باب الصاد، الحدیث ٣٦٢١، ج ٢، ص ٣١)

(٣) بے شک اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے دن عمامہ والوں پر۔

(الجامع الصغیر، حرف الھمزۃ، الحدیث ١٨١٧، ص ١١٢)

(٤) ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائیگا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب اللباس، الحدیث ٤٣٤٠، ج ٨، ص ١٤٧)

Marfat.com

(۵) عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔

(المستدرک، کتاب اللباس، باب اعتموا تزدادوا حلما، الحدیث ۷۴۸۸، ج ۵، ص ۲۷۲)

(۶) عمامہ مسلمانوں کا وقار اور عرب کی عزت ہے تو جب عرب عمامہ اتار دینگے اپنی عزت اتار دینگے۔ (فردوس الاخبار، باب العین، الحدیث ۴۱۱۱، ج ۲، ص ۹۱)

(۷) تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔''

(کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب آداب التعمم، الحدیث ۴۱۹۰۶، ج ۱۵، ص ۲۰۵)

(۸) عمامہ کیساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر (۷۰) جمعہ کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار، باب الجیم، الحدیث ۲۳۹۳، ج ۱، ص ۳۲۸)

حکایت:

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کرکے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا، اے فرزند عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۶، ص ۲۱۵)

عمامہ مبارکہ کے پیچ سیدھی جانب ہونے چاہئیں چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰحضرت

Marfat.com

مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عمامہ شریف اس طرح باندھتے کہ شملہ مبارکہ سیدھے شانہ پر رہتا۔ نیز باندھتے وقت اسکی گردش بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے فرماتے جبکہ سیدھا ہاتھ مبارک پیشانی پر رکھتے اوراسی سے ہر پیچ کی گرفت فرماتے۔

(حیات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ، ج۱،ص۱۴۴)

عمامہ کے آداب:

(۱) عمامہ سات ہاتھ (ساڑھے تین گز) سے چھوٹا نہ ہواور بارہ ہاتھ (چھ گز سے بڑا نہ ہو)

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب اللباس تحت الحدیث ۴۳۴۰، ج۸، ص۱۴۸)

(۲) عمامہ کے شملے کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔ (فتاوٰی رضویہ جدید، ج ۲۲، ص ۱۸۲، بہارشریعت، حصہ ۱۶ عمامہ کا بیان، ج ۳، ص ۵۵)

(۳) عمامہ اتارتے وقت بھی ایک ایک کر کے پیچ کھولنا چاہیے۔ عمامہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے باندھے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، باب التاسع فی اللباس...الخ، ج۵، ص۳۳۰)

اے ہمارے پیارے اللہ! عزوجل ہمیں عمامہ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

قرض دینے کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''ہر قرض صدقہ ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی القرض، الحدیث ۳۵۶۳، ج ۳، ص ۲۸۴)

سرورِ دو عالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کا ہر درہم، دس درہم کے برابر ہے اور قرض کا ہر درہم اٹھارہ درہم کے برابر ہے۔ میں نے پوچھا جبرئیل! قرض، صدقے سے کس وجہ سے افضل ہے؟ عرض کی: سائل سوال کرتا ہے جب کہ اس کے پاس (مال) ہوتا ہے اور قرض طلب کرنے والا اپنی ضرورت کے لئے قرض طلب کرتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۱۲۵۴۹، ج ۸، ص ۳۷۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو شخص اپنے کسی بھائی کو دو بار قرض دے گا، اللہ عزوجل اس کو ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا ثواب دے گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، الحدیث ۲۴۳۰، ج ۳، ص ۱۵۴)

Marfat.com

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقویٰ:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازہ پڑھنے تشریف لے گئے دھوپ کی بڑی شدت تھی اور وہاں کوئی سایہ بھی نہ تھا ساتھ ہی ایک شخص کا مکان تھا۔ اس مکان کی دیوار کا سایہ دیکھ کر لوگوں نے امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ حضور! آپ اس سائے میں کھڑے ہو جائیے۔ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ اس مکان کا مالک میرا مقروض ہے اور اگر میں نے اس کی دیوار سے کچھ نفع حاصل کیا تو میں ڈرتا ہوں کہ عند اللہ (اللہ عزوجل کے نزدیک) کہیں سود لینے والوں میں میرا شمار نہ ہو جائے، کیونکہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس قرض سے کچھ نفع لیا جائے وہ سود ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دھوپ میں ہی کھڑے رہے۔

(تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۸۸، وکنز العمال، کتاب الدین، قسم الاقوال، الحدیث ۱۵۵۱۲، ج ۶، ص ۹۹)

اللہ اکبر! ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقویٰ کیا ہی خوب تھا۔ بزرگان دین (رحمہم اللہ) کے دلوں میں اللہ عزوجل کا خوف کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ حضرات مقدسہ قدم قدم پر اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور انکے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

قیامت کے غم سے بچنے کے لئے:

حضور تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے

Marfat.com

کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔
(یعنی معاف کر دے) (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، الحدیث ۱۵۶۳، ص ۸۴۵)

قرض بہت ہی بڑا بوجھ ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لئے جنازہ لایا گیا۔ تو حضور سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا، اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ عرض کیا گیا، ہاں اس پر قرض ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا، اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جا سکے، عرض کیا گیا نہیں، تو حضور سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ (میں نہیں پڑھوں گا)۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھ کر عرض کیا...... اے اللہ عزوجل کے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں اس کے قرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آگے بڑھے اور نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا، "اے علی! رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے۔ اور تیری جاں بخشی ہو جیسے کہ تو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذمہ داری لے کر اس کی جان چھڑائی۔ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رہائی بخشے گا۔
(السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الضمان، باب وجوب الحق بالضمان، الحدیث ۱۱۳۹۸، ج ۶، ص ۱۲۱)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، وہ شخص جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں جان دی ہے (یعنی شہید ہوا ہے) اس کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا

Marfat.com

سوائے قرض کے۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ، الحدیث ۱۸۸۶، ص ۱۰۴۶)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ ''جو لوگوں کا مال بطور قرض لے اور وہ نیت اس کے ادا کرنے کی رکھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف سے ادا کر دے گا۔ اور جس شخص نے مال بطور قرض لیا اور نیت ادا کرنے کی نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی وجہ سے تباہ کر دے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض.....الخ، باب من اخذ اموال الناس.....الخ، الحدیث ۲۳۸۷، ج ۲، ص ۱۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جس شخص نے اپنی جان تک اللہ عزوجل کی راہ میں قربان کر دی اس پر بھی اگر کسی کا قرضہ ہے اور وہ ادا کر کے نہیں آیا ہے تو وہ معاف نہ ہوگا کیونکہ یہ بندوں کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔ جب تک قرض خواہ معاف نہ کرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا۔

اے ہمارے پیارے اللہ! عزوجل ہمیں فراخ دلی کے ساتھ بہ نیت ثواب حاجتمندوں کو قرض دینے اور قرضدار کے ساتھ نرمی کرنے اور اپنے اوپر آتا ہوا قرض دیانتداری سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

Marfat.com

مریض کی عِیادت کرنے کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب ہمارا کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو ہمیں وقت نکال کر اُس اسلامی بھائی کی عیادت کے لئے ضرور جانا چاہیے کہ کسی مسلمان کی عیادت کرنا بھی بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عمرو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعہ سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور جس نے **مریض کی عیادت** کی اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی، الحدیث ۱۴، ۱۲، ج ۴، ص ۱۶۵)

Marfat.com

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے، ''خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا، الحدیث ۱۴۴۳، ج ۲، ص ۱۹۲)

حضرت سیدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''مریضوں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں میں شرکت کیا کرو یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتے رہیں گے۔''

(المسند للامام احمد، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۱۸۰، ج ۴، ص ۴۷)

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور ثواب کی امید پر اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کی اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کردیا جائیگا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادۃ...الخ، الحدیث ۳۰۹۷، ج ۳، ص ۲۴۸)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لئے جانا ہو تو مریض سے اپنے لئے دعا لازمی کروانی چاہیے کہ مریض کی دعا رد نہیں ہوتی چنانچہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ "مریض جب تک تندرست نہ ہو جائے اس کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی...الخ، الحدیث ۱۹، ج ۴، ص ۱۶۶)

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ "جب تم کسی مریض کے پاس آؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، الحدیث ۱۴۴۱، ج ۲، ص ۱۹۱)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی مریض کی عیادت کو جائیں تو مریض کے لئے بھی دعا کریں ایک دعا حدیث مبارکہ میں تعلیم فرمائی گئی ہے ہوسکے تو یہ دعا ہی پڑھ لیں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو اللہ عزوجل اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ

ترجمہ: میں عظمت والے، عرش عظیم کے مالک اللہ عزوجل سے تیرے لئے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ، الحدیث ۳۱۰۶، ج ۳، ص ۲۵۱)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں عیادت کی سنت پر بھی عمل کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

Marfat.com

مآخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
۱	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن لاہور
۲	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ	ضیاء القرآن لاہور
۳	الجامع لاحکام القرآن تفسیر قرطبی	محمد بن احمد انصاری القرطبی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۴	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۵	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن حزم بیروت
۶	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۷	سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث العربیہ بیروت
۸	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت
۹	موطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت
۱۰	الجامع الصغیر	سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۱	مجمع الزوائد	نور الدین علی بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۱۲	المعجم الکبیر	امام سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۳	کنز العمال	علامہ علاؤ الدین علی متقی بن حسام الدین	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۴	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۱۵	کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۶	المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد عبد اللہ حاکم	دار المعرفہ بیروت
۱۷	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد اللہ خطیب رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۸	المسند للامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۱۹	شعب الایمان	امام احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۲۰	الترغیب والترہیب	امام عبد العظیم بن القوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۲۱	شرح السنۃ للامام البغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی علیہ الرحمہ	دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

۲۲	فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہردار رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۲۳	الموضوعات الکبریٰ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی علیہ الرحمۃ	دار الفکر بیروت
۲۴	سنن دارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی
۲۵	ریاض الصالحین	امام یحیٰی بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ	دار السلام ریاض
۲۶	رد المحتار مع در مختار	علامہ علاؤ الدین محمد بن علی الحصکفی	دار المعرفہ بیروت
۲۷	فتاویٰ عالمگیری	شیخ نظام الدین و جماعۃ من علماء الہند	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۲۸	فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ کراچی
۲۹	بہارِ شریعت	مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ کراچی
۳۰	احیاء علوم الدین	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۳۱	تنبیہ الغافلین	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن کثیر بیروت
۳۲	جاء الحق	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی	قادری پبلشرز لاہور
۳۳	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا
۳۴	وسائل الوصول	علامہ یوسف بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ	دار المنہاج بیروت
۳۵	الحصن الحصین	علامہ محمد بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ العصریہ بیروت
۳۶	شرح الشفاء الباب	ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۳۷	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	کتب خانہ ہائی ایران
۳۸	اسرار الاولیاء	فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	کتب خانہ ہائی ایران
۳۹	حلیۃ الاولیاء	امام احمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۴۰	تذکرۃ الاولیاء	فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	انتشارات گنجینہ

Marfat.com

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفلُ الفَقِیہِ الفَاہِمِ فِی اَحکَامِ قِرطَاسِ الدَّرَاہِمِ) (کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلیَاقُوتَۃُ الوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ العُرَفَاءِ بِاِعزَازِ شَرعٍ وَعُلَمَاءٍ) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثبَاتِ ہِلَالٍ) (کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظہَارُ الحَقِّ الجَلِیِّ) (کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الجِیدِ فِی تَحلِیلِ مُعَانَقَۃِ العِیدِ) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ القَحطِ وَالوَبَاءِ بِدَعوَۃِ الجِیرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلحُقُوقُ لِطَرحِ العُقُوقِ) (کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحسَنُ الوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیلُ المُدَّعَا لِاَحسَنِ الوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

از امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱۲) کِفلُ الفَقِیہِ الفَاہِمِ (کل صفحات:74). (۱۳) تَمہِیدُ الاِیمَان ۔ (کل صفحات:77) (۱۴) اَلاِجَازَاتُ المَتِینَۃ (کل صفحات:62). (۱۵) اِقَامَۃُ القِیَامَۃِ (کل صفحات:60) (۱۶) اَلفَضلُ المَوہَبِی (کل صفحات:46) (۱۷) اَجلَی الاِعلَامِ (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمزَمَۃُ القَمَرِیَۃ (کل صفحات:93) (۱۹ ، ۲۰) جَدُّ المُمتَارِ عَلٰی رَدِّ المُحتَارِ (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات:570، 672)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۱) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)
(۲۲) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
(۲۳) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
(۲۴) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
(۲۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
(۲۶) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)
(۲۷) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
(۲۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
(۲۹) نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)
(۳۰) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات تقریبا:63)
(۳۱) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
(۳۲) مفتیِ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
(۳۳) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
(۳۴) تحقیقات (کل صفحات:142)

Marfat.com

(۳۵) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112) (۳۶) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
(۳۷) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30) (۳۸) توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)
(۳۹) قبر کھل گئی (کل صفحات:48) (۴۰) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
(۴۱) ٹی وی اور مووی (کل صفحات:32) (۴۲ تا ۴۸) فتاوی اہلسنت (سات حصے)
(۴۹) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24) (۵۰) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
(۵۱) تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100) (۵۲) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
(۵۳) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
(۵۴) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:68) (۵۵) دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات:220)
(۵۶) تربیتِ اولاد (کل صفحات:187) (۵۷) آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
(۵۸) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66) (۵۹) فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
(۶۰) بدگمانی (کل صفحات:۵۷)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

(۶۱) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۷۴۳)
(۶۲) شاہراہ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِيْنَ) (کل صفحات:36)
(۶۳) حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)
(۶۴) راہِ علم (تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيْقَ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات:102)
(۶۵) بیٹے کو نصیحت (اَيُّهَا الْوَلَد) (کل صفحات:64) (۶۶) الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148)
(۶۷) نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

(۶۸) تعریباتِ نحویہ (کل صفحات:45) (۶۹) کتاب العقائد (کل صفحات:64)
(۷۰) نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:175) (۷۱) اربعین نوویہ (کل صفحات:121)
(۷۲) نصاب التجوید (کل صفحات:79) (۷۳) گلدستۂ عقائد و اعمال (کل صفحات:۱۸۰)
(۷۴) وقایۃ النحو فی شرح ہدایۃ النحو

﴿شعبہ تخریج﴾

(۷۵) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422) (۷۶) جنتی زیور (کل صفحات:679)
(۷۷ تا ۸۱) بہارِ شریعت (پانچ حصے) (۸۲) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
(۸۳) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108) (۸۴) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)
(۸۵) اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59)

Marfat.com

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

Marfat.com

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

Marfat.com

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

Marfat.com

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

Marfat.com

Marfat.com

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، اپنی اصلاح کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

کراچی - شہید مسجد کھارادر۔ فون 2203311-2314045 حیدرآباد - فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون 3642211

لاہور - دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون 7311679 ملتان - نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون 4511192

سردارآباد (فیصل آباد) - امین پور بازار۔ فون: 2632625 راولپنڈی - اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ۔ فون: 4411665

آزاد کشمیر - چوک شہیداں میرپور۔ 058610-82772

Marfat.com